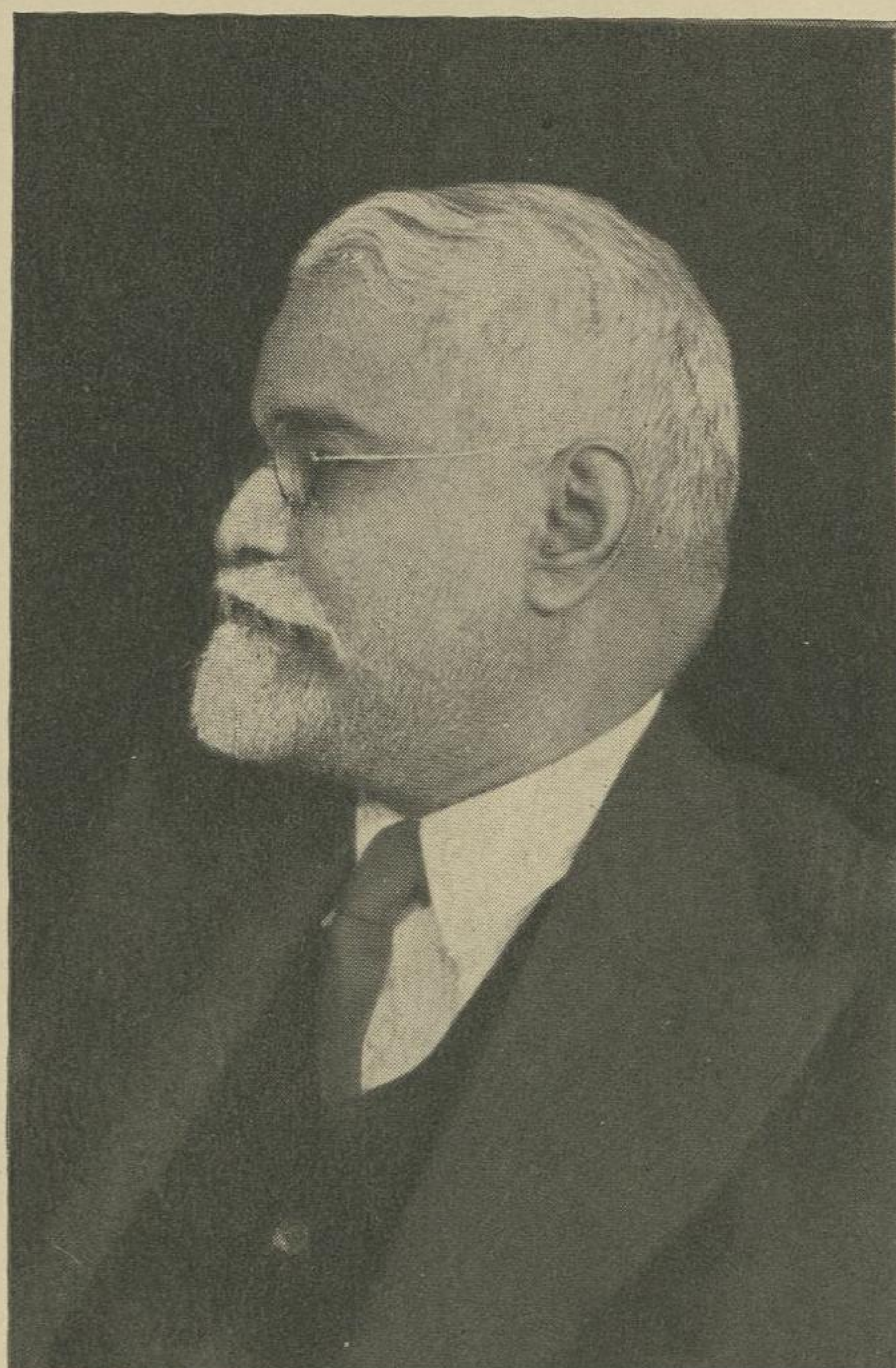
تعمیر حیات

حافظ محمد ولایت اللہ

تعمیرِ حیات



تعمیرحیات

حافظ محمد ولایت اللہ

کتب پبلشرز لمیٹڈ بمبئی (۱)

طبع اوّل   اگست سنہ ۱۹۴۹ء

فیروز مستری نے قادری پریس نور منزل محمد علی روڈ بمبئی ۳
سے چھپوا کر کتب پبلشرز لمیٹڈ، ریگل بلڈنگ اپالو بندر
بمبئی ۱ سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

حامداً و مصلیاً

گذارش

تعمیرِ حیات ایک اصلاحی نظم ہے جو ایشیا کی بیشتر قوموں کی اخلاقی، تمدّنی اور اقتصادی پستی کی موجودہ حالت کے متعلق لکھی گئی ہے ـــ مسلمانانِ عالم کی حالت پر زیادہ وضاحت اور تفصیلات کے ساتھ تبصرہ کیا گیا ہے حقائق کے پردہ بیان کے ساتھ دونوں کو صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے

امید ہے کہ محترم ناظرین اس کو شرف ملاحظہ بخشیں گے اور سب اہلِ وطن عموماً اور مسلمان خصوصاً اس کے مطالعہ سے کسی حد تک مستفید ہوں گے۔

حافظ محمد ولایت اللہ

ناگ پور سی پی
۴ ستمبر ۱۹۴۸ء

تعمیر حیات

ایک اصلاحی نظم جس میں ایشیائی اقوام کو عموماً اور مسلمانان عالم کو خصوصاً صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہونیکی تلقین کی گئی ہے

حافظ محمد ولایت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- تمہید اقوام عالم پر توازن کی نظر

۱- چاہتا ہے دل کروں دردِ دروں اپنا رقم
خامۂ ناچیز بن جائے مرا مضرابِ غم

۲- جب ہوئی اقوام عالم پر توازن کی نظر
کوئی بالائے فلک ہے کوئی فرشِ خاک پر

۳- صنعت و ایجاد میں ہے اہل یورپ کو کمال
ایشیائی کا نہیں ہے اس طرف اب بھی خیال

۴- عام ہے لوگوں میں جدّت اور حرفت کی کمی
کب وہ سمجھیں گے کہ یہ کوشش ہے جزوِ زندگی

۵- ارتقا آئینِ قدرت سے رہے گا نقب لا
جو نہ بدلیں گے مسلسل ہوتے جائیں گے خراب

۶- فطرتاً انساں میں نسیان و خطا ہے ناگزیر
تجربے سے اہلِ دانش ہوتے ہیں عبرت پزیر

۷- ہوش مندوں کیلئے ہوتی ہے ہر ٹھوکر سبق
اونکو ناکامی بتا دیتی ہے اکثر راہِ حق

ع۱ حدیث شریف :- "الانسان مرکب من الخطاء والنسیان"

۸ ساتھ دے کوئی زمانے کا تو وہ دیتا ہے ساتھ
راہ اُس کی جب چلو وہ ہاتھ میں لیتا ہے ہاتھ

۹ مردہ ہے انساں نہ ہو جس میں اثر احساس کا
فرق ہوتا ہے خزف سے سنگ اور الماس کا

۱۰ ارتقا میں جا رہی ہے ساری دنیا پیش پیش
امتِ مسلم ہو دور افتادہ خوش بر حالِ خویش

۱۱ یہ جمود اقتصادی اور اخلاقی زوال
انتہائی ہے مگر پھر بھی نہیں اُس کو ملال

۱۲ اک سبق پیش نظر ہے شام میں رنگِ شفق
آب و تاب روزِ روشن کا ہے جو آخر ورق

۱۳ قوم میں فی نفسہٖ[۱] جب تک تغیّر خود نہ ہو
انقلابی حادثہ ہوتا نہیں اُس قوم کو

۱۴ اُمّتِ وسطہ[۲] بنی تھی رہ نمائی کے لئے
اب وہ ہے افراد میں باقی گدائی کے لئے

۱؎ سورہ رعد رکوع ۲- اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

۲؎ پارہ سیقول آیۃ ۲- وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ

۲ - کائنات مجموعۂ الطافِ الٰہی

۱۵۔ اس جہاں کی آفرینش کا ہے اعلیٰ مدعا
قولِ قرآں ہے نہیں تخلیق اسکی باطلا[1]

۱۶ ہر تجسس بارکَ فیہا[2] کی اک تفسیر ہے
یہ مقولہ راست ہے تدبیر ہی تقدیر ہے

۱۷۔ کوشش و کاوش سے ہے انساں کی نشو و نما
اس جہاں میں اُس کی ہستی ہے برائے ارتقا

۱۸ فطرتِ اشیاء میں رکھی ہیں ہزاروں نعمتیں
اُن کے حصے میں ہیں جو ان کیلئے محنت کریں

۱۹ جس نے کوشش کی ہوا ان صنعتوں سے مستفید
جستجو سے اُس کے ہاتھ آئی خزانوں کی کلید

۲۰ زیست کے اعلیٰ مدارج چند نے حاصل کئے
کاہلی سے یہ وسائل چند نے باطل کئے

۲۱ زندگی انساں کی پاتی ہے کوشش سے جلا
کاہلوں کا شغل ہے کرتے ہیں قسمت کا گلہ

---

[1] سورہ آل عمران آخری رکوع ۶ — رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
[2] سورہ حٰم سجدہ رکوع ۲۶ — وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا

۲۲- جستجو کرنے سے زیر خاک نکلا سیم وزر
سنگ میں الماس ہے اندر صدف کے ہے گہر

۲۳- بارش رحمت کا اکثر پیش خیمہ ہے غبار
ہر جڑی بوٹی میں مخفی ہیں فوائد بے شمار

۲۴- پتّے پتّے میں نہاں امراض کی اکسیر ہے
درد انساں کے لئے تاثیر میں جو تیر ہے

۲۵- دھوپ میں رنگوں میں تاریکی میں پانی میں علاج
سیکڑوں امراض کے مخفی ہیں مٹی میں علاج

۲۶- ایک چٹکی خاک میں درماں ہزاروں ہیں نہاں
اس طرح اللہ نے پیدا کیا ہے یہ جہاں

۲۷- اس بیاں کی طب یونانی ہر اک بیّن گواہ
اِکس رے کا کام کرتی تھی حکیموں کی نگاہ

۲۸- ترک کرکے جستجو۔ بدلا جب اونکا التفات
مختصر ہوتی گئی زاں بعد اونکی کائنات

۳۔ تخلیق پر صنائع

ارتقائے انسان مقصد آفرینش عالم

۲۹ صانع کامل کی ہر تخلیق ہے حکمت کیساتھ!
اس جہاں کی آفرینش ہے بڑی صنعت کیساتھ

۳۰ پتے پتے سے عیاں ہے رحمت پروردگار
گھاس کے تنکے میں مخفی ہیں غذائیں بے شمار

۳۱۔ ذرہ ذرہ ہر زمیں کا اپنے اندر صد جہاں
اوس میں ایسی قوتیں خالق نے رکھی ہیں نہاں

۳۲۔ ہر درخت سبز باد و خاک سے پاتا ہے قوت
اُسمیں نہریں ہیں تری کی مثل تار عنکبوت

۳۳۔ تخم پیدا ہے شجر سے تخم میں پنہاں شجر
ایک دانے میں ثمر[۱] لاکھوں ہیں اندر یک دگر

۳۴۔ ایک شئے ایسی نہیں دنیا میں جو بیکار ہے
خاک رہ زیر قدم گنجینۂ اسرار ہے

۳۵۔ صنعت تخلیق سے دنیا ہے اک کامل نظام
کر رہی ہے جو مقرر ہو گیا ہر چیز کام

---

[۱] سورۂ انعام رکوع ۱۲۔ نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا

۳۶ - جملہ اشیا میں تعلق خاص ہے بایک دگر
گو بظاہر منتشر آنکھوں کو آتی ہیں نظر

۳۷ - صنعتوں اور حکمتوں کا ہے خزانہ یہ زمیں
جستجو سے اوس میں لاکھوں نعمتیں ظاہر ہوئیں

۳۸ - ہے ہمارے گرد اک گہوارۂ رحمت ہوا!
اس فضا میں بھی نہیں ہے ندرتوں کی انتہا

۳۹ - رب کا دریائے کرم بالائے سر بھی ہے رواں
موجزن زیر فلک ہیں رحمتوں کی ندیاں

۴۰ - کوہ سے دریا ہیں پیدا ساتھ لیکر نعمتیں
سطح پر لاتے ہیں اندر سے زمیں کی برکتیں

۴۱ - رحمتِ خالق کی ہر شے جو یہاں موجود ہے
اوسکی فطرت میں فلاحِ[۱] انسان ہی مقصود ہے

۴۲ - مقصد خالق یہ ہے انسان راحت سے رہے
ارتقا منشائے فطرت ہے اوسے پورا کرے

۱؎ سورۂ اعراف رکوع ۲۶: وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ

۴۔ عجائبات تخلیق کے انکشافات

۴۳۔ رب کے احسانات کی تعداد لامحدود ہے
رفعت و بہبود انساں ہر طرح مقصود ہے

۴۴۔ حکمتیں ہیں ہر رگ و ریشہ میں اشیا کے نہاں
صنعتوں کے ساتھ ہے خوبی سے تعمیر جہاں

۴۵۔ جستجو سے منکشف ہوتے ہیں اسرار عجیب
استفادہ کرتے ہیں اُن صنعتوں سے خوش نصیب

۴۶۔ راز ہیں ہر شے میں قوت آفرینی کے لئے
قابلیت آنکھ میں ہے دور بینی کے لئے

۴۷۔ کوشش و تحقیق ہے انساں کا رخت منفعت
اہل دل کو اوس میں ہے سیر فضائے معرفت

۴۸۔ ڈھونڈھتے ہیں مرد آخر بیں ترقی کے نکات
کوتہ اندیشوں کی بیکاری میں کٹتی ہے حیات

۴۹۔ ہستی مور و مگس انساں کو ہے اک سبق
رزق کی افراط محنت کرنیوالوں کا ہے حق

۱؎ سورہ ابراہیم رکوع ۴ — وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

۵۰ یہ تماشائے عجب ہے ایک پانی اک زمیں
گھاس ہے پیدا کہیں اور مختلف گُل ہیں کہیں

۵۱ ہے زمینِ خشک میں زیتون کا روغن نہاں
خاص خطے ہیں جہاں ہوتی ہے کشتِ زعفراں

۵۲ متصل ہو کر رہے[۱] ہے آب شور سے شیریں جُدا
ایک ہے مرجاں کا مزرع بطن[۲] لُولُو دوسرا

۵۳ زیرِ پا اعلیٰ مخاذن اور دفینے ہیں نہاں
منہمک ہیں جستجو میں اہلِ یورپ نکتہ داں

۵۴ ڈھونڈتی ہیں مغربی اقوام اشیا کا قوام
ہو گیا ہے ان کے اجزا کا تجسس خاص کام

۵۵ فطرتِ اشیاء کی تحقیقات ہے ہمت کے ساتھ
قوتوں کی آزمائش ہوتی ہے محنت کیساتھ

۵۶ مغربی کو رات دن علم و ہنر کی ہے تلاش
ڈھونڈتا ہے شرقی شغل وظائف سے معاش

---

[۱] سورہ رحمن رکوع[۱] مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ

[۲] (" ") يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللؤلؤ والمرجان

۵۔ حُسنِ تخلیقِ عالم

۵۷۔ صنعتوں کی خوبیاں ہیں ذرّے ذرّے سے عیاں
حق یہ ہے مجموعہ اسرار ہے سارا جہاں

۵۸۔ انکشاف ان صنعتوں کا ہے بنائے ارتقا
آدمی کی آفرینش کا یہی ہے مدعا

۵۹۔ قوتیں ہیں ابر و باراں کے لئے مصروفِ کار
نعمتیں کرتی ہیں بارش کا زمیں میں انتظار

۶۰۔ کامرانی کا طریقہ ہے حصولِ دسترس!
ایک نعمت کو جہاں ڈھونڈھو تو مل جاتی ہیں دس

۶۱۔ دانۂ خشخاش میں خفتہ ہیں فصلیں صد ہزار
ہر خزاں کے بعد رنگا رنگ ہے دورِ بہار

۶۲۔ غور سے دیکھے کوئی برگِ گلِ تازہ اگر
کتنے آتے ہیں نظر اوس میں صنائع کے ہنر

۶۳۔ مخملی اندام نازک ہیں ہیں رنگ آمیزیاں
تازگی میں اوس کی ہیں موجود دل آویزیاں

۶۴ تحفہ باغ جناں حُسن مجسّم ہی گلاب
اہل دل کو ہر ورق ہی معرفت کی اک کتاب

۶۵ ہے نسیم باغ جنت نکہت بوئے چمن
آب پاشی کے لیے تسنیم بھی ہے موجزن

۶۶. پھول اس دنیا میں ہی گویا محبت کا پیام
ہی مجسّم اک زباں۔ اوسکی خموشی ہے کلام

۶۷ دیکھتے ہیں گل کو جب ہم دیکھتا ہے وہ ہمیں
شکل اوس کی کہتی ہی کچھ وہ کہے کچھ ہم کہیں

۶۸۔ حُسن کامل پھول کا حُسنِ عمل کیسا تھ ہے
پردۂ رنگیں میں پوشیدہ خدا کا ہاتھ ہے

۶۹۔ کیسی خوبی سے ہی حسن آفرینش کی جھلک
پہلے غنچہ کی چٹک ہے بعد ہی گل کی دمک

۷۰ ۔ بار آور اور نتائج خیز ہیں گل کے صفات
صنعت خالق کی پوشیدہ ہیں لاتحصیٰ نکات

۶- اشیا میں قدرت کی دستکاری

۷۱- چہرۂ گل دیکھ کر دیکھے کوئی گل کا درخت!
ایسی شے کیسے کہاں سے آئی حیرت ہوگی سخت

۷۲- وہ جگہ ہے کونسی بنتے ہیں رنگ اوسمیں جہاں
کسطرح ہوتی ہے پیدا موج نکہت اور کہاں

۷۳- ساخت میں اوسکی ہے کچھ ایسی نزاکت رنگ و بو
کر نہیں سکتا ہے کوئی چاک برگِ گل رفو

۷۴- دستِ قدرت صاف آتا ہے نظر ہر پھول میں
کتنے درجے رنگ کے ہیں اسکے عرض و طول میں

۷۵- آب و رنگِ گل کی اک ترکیب کا گل نام ہے
مختلف رنگینیاں اس میں خدا کا کام ہے

۷۶- جنتیں لپٹی ہوئی روئیدگی کے ساتھ ہیں
ہر شگوفے میں خدا کے رزق کے سو ہاتھ ہیں

۷۷- کیا کریگی شاعری گل پر بھلا نقش و نگار
کب یہ ممکن ہے کہ زر کا ہو ملمع سے سنگھار

۱؎ عم یتیسا لون رکوع ۱ نُخْرِجُ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا

۷۸۔ صحن گل سے پھل ہے پیدا تخم از بطن ثمر!
خفیہ دانے میں ثمر ہے اور ثمر میں ہے شجر

۷۹ خوبی تخلیق سے ایسی مرصع ہے زمیں
اپنی اپنی جائے میں ہر شے ہے جیسے اک نگیں

۸۰ جملہ اقسامِ غذا مٹی سے ہوتے ہیں عیاں
قطرہ نیساں ہے گویا اوس پہ آب آسماں

۸۱۔ خشک دانے سے یکایک ہے شجر کی ابتدا
آفرینش روح کی کرتا ہے قطرہ آب کا

۸۲۔ دست قدرت کا ہے اندر چوب کے نقش و نگار،
سنگ صحرا سے عیاں ہے زینت ابر بہار

۸۳۔ انکشافِ راز قدرت میں ہے صانع کی جھلک
اہل دل پاتے ہیں اوس میں نور عرفاں کی چمک

۸۴ چاہیئے ہم جستجو اسرار قدرت کی کریں
صنعتوں میں حکمتیں ہیں حکمتوں میں نعمتیں

۷۔ انسان کا ارتقا بہ تدریج

۸۵۔ آفرینش میں یہ دنیا آخر آئی کس لئے
ذرّہ ذرّہ میں ہے صنعت انتہائی کس لئے

۸۶۔ کیوں بنایا فطرتاً انسان کو اتنا ذہیں
کی عطا جنت کے بدلے پر صنائع یہ زمیں

۸۷۔ کیوں اُسے بخشی خدا نے دولتِ عقل و شعور
کیوں مسخر کر دیئے[1] اوسکے لئے نزدیک و دور

۸۸۔ ابر و باراں چاند سورج اور ستارے بیشمار
اوسکی خدمت کرتے ہیں رات دن مصروفِ کار

۸۹ مقصد خالقِ جہاں کی آفرینش سے یہ ہے
ارتقا کی منزلیں انساں کریگا اوسمیں طے

۹۰ رب نے یکساں حصّہ سب کو مہربانی سے دیا
نیک قسمت ہیں جنہوں نے قدر دانی سے لیا

۹۱۔ حیف ہے اپنی ترقی میں کوئی کاہل رہے
رازہائے صنعتِ تخلیق سے غافل رہے

---

[1] سورہ ابراہیم رکوع ۵:۔ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ:۔

۹۲- قابلِ تحقیق ہر منظر ہے انساں کے لئے
ارتقائے زندگی کے ساز و ساماں کیلئے

۹۳- ہے کتابِ آفرینش رحمتِ حق کا ظہور
رازہائے خفیہ سے لبریز ہیں بین السطور

۹۴- بے تجسس ہستیٔ انساں مثالِ خاک ہے
کامرانی کا طریقہ کوششِ ادراک ہے

۹۵- درخورِ تخلیق ہے علم و ہنر کی زندگی
بندگی خالق کی ہے افزائشِ تحقیق بھی

۹۶- دل کی بینائی نہیں رکھتی کوئی حدِ نظر
عقل سے پروازِ انساں بھی نہیں محتاجِ پر

۹۷- جو نہیں دنیا ترقی سے چلانے کیلئے
وہ مثالِ خشک ہیزم ہیں جلانے کیلئے

۹۸- لوگ جو اس ندرتِ تخلیق کے جویاں نہیں
خوبیوں میں وہ فرشتے ہوں مگر انساں نہیں

۸- ذہنِ انسان کی ہمہ گیر وسعت

۹۹- فطرت انساں عجب گنجینہ اوصاف ہے
نسبت ماحول سے مجموعہ الطاف ہے

۱۰۰- عام اور یکساں ہے بندوں کیلئے رب کا کرم
روبرو او سکے نہیں کوئی زیادہ اور نہ کم

۱۰۱- حاوی عالم دماغ انسان کا پیدا کیا
ایک کوزے میں زمین و آسماں سب بھر دیا

۱۰۲ راہ تبلائی سمیع[1] اس کو بنایا اور بصیر
امتیاز نیک و بد کیواسطے بخشا ضمیر

۱۰۳- ایک ہے آئینِ قدرت کل جہاں کے واسطے
قوتِ عقل و عمل ہے امتحاں کے واسطے

۱۰۴- حکمتوں سے یہ زمین و آسماں لبریز ہیں
کل مناظر چشمِ بینا میں نتائج خیز ہیں

۱۰۵- قابلیت پر بقائے زندگی ہے منحصر
یہ اٹل قانون فطرت ہے نہیں اس سے مفر

---

[1] سورہ دہر رکوع ۱۔ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا. اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ

۱۰۶ جستجوئے صنعت تخلیق ہے انساں کا فرض
آسمانی مائدہ ہے اس جہاں کا طول و عرض

۱۰۷ صانع کامل کی حکمت ہے عیاں تحقیق سے
ہستیٔ خالق ہے ثابت صنعتِ تخلیق سے

۱۰۸ معرفت کا راز ہر برگ شجر میں ہے نہاں
کر گئے اس بات کو اک بیت میں سعدیؒ بیاں[1]

۱۰۹ علم تحقیقات کا انجام بھی عرفان ہے
وہ بتاتا ہے کہ اس تخلیق کی کیا شان ہے

۱۱۰- دیدہ بینا کو ہر شے میں ہے درسِ معرفت
جلوہ خالق ہے اوسکو انکشافِ ماہیت

۱۱۱ جس نے پائے جستجو سے آفرینش کے نکات!
کوئی پوچھے اوس سے اس تخلیق عظمیٰ کی صفات

۱۱۲ جو کوئی اس فکر تحقیقات سے غافل رہا
دوسروں نے گل کئے پیدا وہ خالی گل رہا

---

[1] برگِ درختاں سبز در نظر ہوشیار ※ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار!

۹- اسرارِ آفرینش!

۱۱۳- قولِ حق غیب السمٰوٰت والارض خاص کر
ان صنائع پر اشارہ تھا بہ الفاظِ دگر

۱۱۴- ندرزمیں لاانتہا اشیا ہیں رکھی ہیں نہاں
سطح پر انسان لائے اسکا ہے یہ امتحاں

۱۱۵- روز جلوے رازِ حق کے ہو رہے ہیں رہ نما
ہیں مسلسل جستجو میں صاحبِ فہم و ذکا

۱۱۶- شکلِ عالم ہو رہی ہے غیر ایجادات سے
صفحہ دنیا تغیر میں ہے ان حالات سے

۱۱۷- ماہیت اشیا کی تبلاتی ہے اون کے خاص کام
اِن فرائض پر ہے مبنی آفرینش کا نظام

۱۱۸- روزِ اول سے ترقی کا بڑا ہے سلسلہ
ایک ذرہ تک نہیں جو ایک حالت میں رہا

۱۱۹- رنگِ گیتی کا جو ہوتا بے تغیّر دائمی
سونی دنیا حضرتِ آدم کی ہوتی آج بھی

---

۲. اِنّی اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ سورہ بقر رکوع ۴

۱۲۰- سیکھتا ہے علم حق انسان موجودات سے
وہ عجائب منکشف ہوتے ہیں تحقیقات سے

۱۲۱- موج ایتھر قوتِ برقی ہیں آنکھوں سے نہاں
کر رہی ہیں کاملہ صنعت کو خالق کی عیاں

۱۲۲- مذہب اسلام کی بالغیب[1] ایماں نشان ہے
صاحب دل کیلئے ہر چیز میں عرفان ہے

۱۲۳- عقل کی مشعل ہوئی انسان کی جب رہ نما
ہر ضرورت پر ہنر اوس نے نیا پیدا کیا

۱۲۴- اہل یورپ نے کئے دریافت ایتھر کی صفات
بے تکلف مشرق و مغرب نے کی آپس میں بات

۱۲۵- کوششوں کے کارنامے اور نتائج ہیں عجیب
فاصلے مٹ کر سمٹ کر ہوگئے باہم قریب

۱۲۶ ارتقائے مادی اعجاز کا لایا یہ رنگ
ہوگئی سائنس سے غربال ہر دیوار سنگ

---

[1] سورہ بقر رکوع ۱:- هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

۱۰- شکر اور عبادت

۱۲۷- ہے یہ دنیا پر صنایع رحمتوں کی اک کتاب
نعمتوں کے باب وا ہوتے ہیں بن بن کر سحاب

۱۲۸- آب کے قطرے ہیں دریائے رحمت بے شمار!
من و سلویٰ سے ہے بڑھکر بارش ابر بہار

۱۲۹- ندرتوں کے دیکھنے کو چشم بینا چاہیئے
استفادہ اُن سے کر کے سب کو جینا چاہیئے

۱۳۰- کسب روزی کیلئے دن میں ہے روشن آفتاب!
شب میں کرتی ہے سکوں پیدا شعاع ماہتاب!

۱۳۱ دن بنایا ہے[1] خدا نے کام کرنے کے لئے
رات ہے سب کے لئے آرام کرنے کے لئے

۱۳۲- حیف ہے انساں نہ لائے کام میں عقل و شعور
رہ کے جاہل بے خبر وہ ہو نہیں سکتا شکور

۱۳۳- شکر سے مطلب نہیں ہے اعتراف احسان کا
پاکے راحت ہو نہ جبتک شاد دل انسان کا

---

[1] سورہ نبا، رکوع ۱- پارہ ۳۰- وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

۱۳۴- نعمتوں کی قدر دانی شکر کی تفسیر ہے
شکر کے اندر نہاں انسان کی تقدیر ہے

۱۳۵- قدرداں ہے بندگانِ نیک کا رب کریم
اُسنے فرمایا ہے وہ خود بھی ہے شاکر اور علیم[1]

۱۳۶- نایٔبِ ذات[2] خداوندی ہے آدم کا وجود
جائے آزمائش امتحاں کی ہے یہ میدان شہود

۱۳۷- صنعتیں جس ایک مرکز پر ہیں وہ انسان ہے
مستفید اوس سے نہ ہو کوئی تو یہ کفران ہے

۱۳۸- جو رہا ان صنعتوں اور حکمتوں سے بے خبر
شکریہ اوس کی زباں سے رسمیہ ہے بیشتر

۱۳۹ نام خالق کا فقط تسبیح پر کافی نہیں
ساتھ میں حسنِ عمل بھی چاہتی ہے یہ زمیں

۱۴۰- جو کوئی محنت کرے اللہ اس کے ساتھ ہے
کامرانی اور ناکامی میں اپنا ہاتھ ہے

[1] پارہ والمحصنت آخر آیتہ:- وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا

[2] سورہ انعام آخر آیتہ:- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ

۱۱- موجودات کے فرائض، اُون کی تسبیح

۱۴۱- حق نے فرمایا ہے[۱] سجدہ کرتی ہیں اشیا تمام
جملہ موجودات کا مسجود ہے ربِ انام

۱۴۲- سوچنے والی کو ہر منظر ہے دریائے خیال
کسطرح ہی سجدہ و تسبیح ربِ ذوالجلال

۱۴۳- یہ زمیں و آسماں ہر لحظہ ہیں مصروفِ کار
دشت و صحرا اور جبل کو بھی نہیں دائم قرار

۱۴۴- کیوں رواں بالائے سر ہیں چاند سورج کے جہاز
کیا یہی اون کی عبادت ہے یہی اون کی نماز

۱۴۵- حکمِ کُن سے اس زمیں کے گرد ہی اونکا طواف
اس اطاعت میں نہیں ہی یک سرِ مو انحراف

۱۴۶ سخت پابندی سی سرگرداں مہ و خورشید ہیں
اُون کی یہ سرگرمیاں تقدیس اور تحمید ہیں

۱۴۷- کر رہی ہیں رات دن گردش ستارے بے شمار
یہ سفر ہے دائمی تسبیح و حمدِ کردگار

۱؎ سورہ حج رکوع ۲: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ الخ

۱۴۸- آب دریا کی صدا بھی نغمۂ توحید ہے
زمزمے کے ساتھ اوس کا رقص گویا عید ہے

۱۴۹- آب بنکر آب دریا پہلے آتا ہے یہاں
کر کے سیراب اس زمیں کو پھر وہ ہوتا ہے رواں

۱۵۰ جمع ہوتا ہی پہاڑوں پر ذخیرہ برف کا
جس سے گرما میں بھی ہے قائم تری کا سلسلہ

۱۵۱ ان پہاڑوں کی نمی سے پرورش پاتے ہیں جھاڑ
کام میں ہر لحظہ ہیں مصروف جنگل اور پہاڑ

۱۵۲ گو بظاہر پر سکوں ہیں زیست پر آشوب ہے
کوئی پھل دیتا ہے کوئی پھول کوئی چوب ہے

۱۵۳- جملہ موجودات کی مصروفیت لیل ونہار
ہے اطاعت۔ اور یہی ہے طاعت پروردگار

۱۵۴- بارش باراں در از رازق کی تفتیح ہے
اپنا اپنا کام موجودات کی تسبیح ہے

۱۲- تجسّس راہِ ترقی

۱۵۵- کس محبت سے بنایا ہے خدا نے یہ جہاں
کونسی نعمت ہے جنت میں نہیں ہے جو یہاں

۱۵۶ ذرّہ ذرّہ جامِ جم ہے آفرینش یہ تمام
ہے عجب گنجینۂ اسرار اشیا کا قوام

۱۵۷- کوششیں ہوتی ہیں مالا مال انعامات سے
ہے حصول کامرانی جہد و تحقیقات سے

۱۵۸- موجبِ رفعت ہے انساں کیلئے ہر انکشاف
تافلک راہ ترقی اوس کو ہو جاتی ہے صاف

۱۵۹- جستجو سے خوبیاں صنعت کی پاتی ہیں ظہور
رحمتوں میں رہ گے محرومی ہمارا ہے قصور

۱۶۰- ہیں خواص اشیا کے یکسر نعمتیں اور رحمتیں
لازمی ہے واقفیت اُن سے ہم حاصل کریں

۱۶۱- رب کا منشا ہے مسلسل ارتقا جاری رہے
یہ زمیں فردوس ہے کوشش اگر انساں کرے

۱۶۲۔ زندگی کی نشان ہو اشیا کی فطرت کی تلاش
قیمت الماس کرتی ہو فزوں اوس کی تراش

۱۶۳۔ قدردانی سے سوا ہوتی ہیں رب کی نعمتیں![1]
بدعمل لوگوں کے حصے میں ہیں خالی حسرتیں!

۱۶۴۔ روز ہے نورِ سحر تجدید احساں کے لئے
ہوتی ہیں تبدیل موسم نفع انساں کے لئے

۱۶۵۔ سیکڑوں دنیائے نو ملتی ہیں زیرِ سطحِ آب
آفرینش[2] ہے نہاں دریا کے اندر بے حساب

۱۶۶۔ رب نے پیدا کی ہیں اشیا عام راحت کے لئے
ہے وجود انسان کا انساں کی خدمت کیلئے

۱۶۷۔ علم و فن سے دور رہ کر زندگی بےکار ہے!
کیا کرے گا وہ مداوا خود ہی جو بیمار ہے!

۱۶۸۔ مانگ کر دنیا میں جو کرتا ہے اپنی پرورش
ایسا انساں کیا کرے گا دوسرے کی پرورش

---

[1] سورہ ابراہیم رکوع ۲:۔ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

[2] سورہ نحل رکوع ۲:۔ وسخر البحر لتاکلو منه لحما طریا و تستخرجو منه حلیة تلبسونها (پارہ ۱۴)

۱۳۔ ملایک اور بنی آدم کے حلقہ ہائے عمل اور اون کے فرائض

۱۶۹۔ حکم خالق سے ملایک کا ہے حلقہ آسماں
نوع انساں کو دیا اوس نے کرم سے یہ جہاں

۱۷۰۔ علم دنیا اور دنیا دونوں ہیں الطاف حق
خاص مقصد سے دیا تھا اونکا آدم[1] کو سبق

۱۷۱۔ خاک کے پتلے میں کچھ ایسی ذہانت ہے بھری
ہو ملایک سے بھلا کیا خاک اوس کی ہمسری

۱۷۲۔ تھے ملایک[2] طعنہ زن وہ مفسد و سفاک ہے
خامیاں یہ ہیں مگر پھر صاحب ادراک ہے

۱۷۳۔ بے تردد ہے ملایک کا وجود آزاد و شاد
زیست میں انساں کی ہے فکر معیشت مستزاد

۱۷۴۔ یاد حق کے ساتھ وابستہ ہے اوسکو اپنی فکر
کسب روزی کے لئے سو کام ہیں بالائے ذکر

۱۷۵۔ سب مہیا ہے ملایک کے لئے بے جستجو
حکم خالق آدمی کے واسطے ہے وابتغو[3]

[1] سورہ بقر رکوع ۴: وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا۔ [2] سورہ بقر رکوع ۱۳: قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ۔ [3] سورہ جمعہ رکوع ۲: فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

۱۷۶۔ منحصر ہے محنت و کاوش پہ انساں کی معاش
لازمی ہے اوسکو روزی کیلئے جہد و تلاش[1]

۱۷۷۔ ہے فرشتوں کا فقط تسبیح[2] اور تقدیس کام
آدمی کو اور بھی دنیا کے ہیں دس بیس کام

۱۷۸ رزق اپنا ڈھونڈھتا ہے فکر و سرگرمی کے ساتھ
گھاٹیاں ہموار کرتا ہے جواں مردی کے ساتھ

۱۷۹۔ خوگرِ تکلیف ہے فکروں سے گھبراتا نہیں
محنت و کاوش اوٹھا کر بھی وہ اتراتا نہیں[3]

۱۸۰ اس جہاں میں ہے برائے امتحاں اوسکی حیات
اُس سے ہوگی پرسشِ اعمال بھی بعد وفات

۱۸۱ آدمی کی آفرینش ہے پئے کسب کمال
ارتقا کا ساختن میں ہر شئے کی ملتا ہے خیال

۱۸۲ جائیگا جنت کو انساں ہو کے زر خالص عیار
پھر ملایک سے بھی بڑھکر ہوگا انساں کا وقار

۱۔ سورہ انعام رکوع ۱۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

۲۔ سورہ بقر رکوع ۴۔ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

۳۔ (ملایک کے جواب صدر پر اشارہ)

۱۴۔ دین و دُنیا کی یکجائی!

۱۸۳ رحمت حق سے زمیں گنجینۂ اشفاق ہے
کُل جہاں کے واسطے وہ خرمنِ ارزاق ہے

۱۸۴۔ دین و دُنیا ہیں کتابِ زندگی کے دو ورق
چاہئے حاصل کریں انسان دونوں کا سبق

۱۸۵۔ لازمی ہے رزق و آسائش کی دنیا میں تلاش
عین طاعت اور اطاعت ہیں یہ افکارِ معاش

۱۸۶۔ فکرِ دنیا ذکرِ حق کے ساتھ جب شامل نہیں
زندگی میں ایسے انساں کو سکوں حاصل نہیں

۱۸۷۔ دین اوس کا ہوگا دنیا کے سفر میں رہنما
دونوں لیجائیں گے اوسکو عافیت کا راستا

۱۸۸۔ اس زمیں میں باغ جنت سے نہیں کوئی کمی
ہے عطا لاانتہا۔ محنت مگر ہے لازمی

۱۸۹ جو کوئی کوشش سے راہ راست پر ہو گامزن
یہ جہاں اوس کے لئے ہوتا نہیں دار المحن

۱۹۰- ہر جگہ پیشِ نظر انساں کی بہبود ہے
ارتقا کی زندگی اللہ کو مقصود ہے

۱۹۱- اس جہاں میں جزوِ اعظم ہر وجودِ انسان کا
لازم و ملزوم ہیں دونوں برائے ارتقا

۱۹۲- صانعِ کامل اگر اوسکو نہ دیتا یہ جہاں
آدمی کے جوہرِ فطری چمکتے پھر کہاں

۱۹۳ مثلِ چوپایہ اگر ہوتا وہ بے عقل و عمل
پر صانعِ آفرینش کا نہ ہوتا ماحصل

۱۹۴- آدمی پیدا ہوا ہے اس جہاں کے واسطے
یہ جہاں ہے آدمی کے امتحاں کے واسطے

۱۹۵ ندرتوں سے موڑ کر مونہہ وہ رہے اسکا مکیں
اس لئے آدم کو خالق نے نہیں بخشی زمیں

۱۹۶- حق یہ ہے خوئے تجسس آدمی کی شان ہے
رحمتوں کو جب نہ ڈھونڈے کوئی یہ کفران ہے

۱۵- ترقیات از ابتدائے عالم
انسانی ارتقا

۱۹۷- ابتدا میں چوب کے یا سنگ کے اوزار تھے
لوگ جب لڑتے تھے باہم ایسے ہی ہتھیار تھے

۱۹۸- تن چھپانے کیلئے پتے تھے اور کپڑا نہ تھا
برتنوں کیواسطے لوہا نہ تھا تانبا نہ تھا

۱۹۹- نسلِ آدم جب بڑھی اوسکی ضرورت بھی بڑھی
ساتھ ہر ایجاد کے مقدار راحت بھی بڑھی

۲۰۰ عقل سے جوں جوں ضرورت کا نیا ساماں بنا
سب نے اوسکی نقل کی آگے قدم بڑھتا گیا

۲۰۱ ان طریقوں سے ترقی ہوتی آئی آج تک
ہوگئیں تبدیلیاں کتنی زمیں سے تا فلک

۲۰۲ دیکھ لیں آدم اگر آ کر یہ دنیا اک نظر
بھول جائیں باغ جنت میں کبھی تھا اونکا گھر

۲۰۳ فاھبطو کے حکم سے جنت سے وہ آئے یہاں
ہو ملایک کے لئے منظور رب کو امتحاں

۲۰۴ تاڑ کے پتوں پہ تحریر قلم تھی بیشتر
لکھی جاتی تھیں کتابیں پارہ ہائے چرم پر

۲۰۵۔ تجربے اور عقل سے ایجاد کاغذ کی ہوئی
وسعتِ علم و ہُنر کی شکل دیگر ہو گئی

۲۰۶ سیم و زر سے بیش قیمت ہے کتابِ علم و فن
طبعِ انساں نے تخیل سے کئے پیدا چمن

۲۰۷۔ پھر طباعت کی نئی ترکیب جب دریافت کی
ارتقائے علم و فن کو اور بھی تیزی ملی

۲۰۸ صرف مطبوعہ کتابیں آج ہیں مقبولِ عام
قلمی نسخے میوزیم میں ہو گئے داخل تمام

۲۰۹ اسقدر خط و کتابت یہ رسالے بے شمار
یہ تجارت کا فروغ اور اوسکے لاکھوں اشتہار

۲۱۰۔ بے طباعت کے نہ ہوتا آج عالم کا یہ رنگ
کِلک لیکر ہاتھ میں انسان ہوتا پائی لنگ

۱۶۔ مناظر قدرت سے استفادہ!

بھاپ کی قوّت!

۲۱۱۔ جس کے دل میں شوق ہو رکھتا ہے وہ غائر نظر
رہ نمائے خبر انساں کے ہیں الیاس و خضر

۲۱۲۔ رقص میں آتا ہے ڈھکن برتنوں کا بھاپ سے
جوش آنے پر وہ اٹھ جاتا ہے اوپر آپ سے

۲۱۳ یہ تماشا روز سب کے گھر میں آتا ہے نظر
اہل یورپ نے اوسے دیکھا بہ انداز دگر

۲۱۴ تجربوں سے بھاپ کی قوت کی پیمائش ہوئی
عقل سے پھر آہنی انجن کی پیدائش ہوئی

۲۱۵ ہمت اور تدبیر سے تعمیر کی راہ جدید
فاصلے کم کر دیئے مابین نزدیک و بعید

۲۱۶ آہنی انجن شب دیجور میں بھی ہے دواں
اوس کے سر پر نور برقی آگے آگے ہے رواں

۲۱۷۔ ہو رہے ہیں طے سفر سب کے خوش اسلوبی کیساتھ
ہوتی ہے قطع مسافت جلد اور خوبی کیساتھ

۲۱۸۔ بھاپ سی ناچیز شئے قوت کی یہ مقدار ہے
کوہ پیکر آہنی انجن صبا رفتار ہے

۲۱۹۔ جامہ بافی کی ہے اوس سے کارخانوں میں بہار
نام تیلی گھر ہے برق اور بھاپ کا ہے کاربار

۲۲۰۔ اول آہن کو گلا کر بھاپ کر دیتی ہے آب
آب سے شہتیر بنتے ہیں یہ پھر ہے انقلاب

۲۲۱۔ رازِ قدرت سے جہاں انسان واقف ہو گیا
کھل گئی اوس کے لئے ہر سمت راہِ ارتقا

۲۲۲۔ تجربے اور عقل سے ہوتا گیا وہ کامگار
قوّتِ برقی کے چشمے بن گئے ہیں آبشار

۲۲۳۔ کوشش و کاوش سے قوموں نے کیا ہے ارتقا
اُن کی محنت کا صلہ ہے اُن کا اعلیٰ مرتبہ

۲۲۴۔ ہر جگہ اقوام یورپ آج مالا مال ہیں
کاہلی سے ایشیا والے پریشاں حال ہیں

۱۷- قوّتِ برقی

۲۲۵- قوتِ برقی ہزاروں سال سے خوابیدہ تھی
خلط ہیں اشیا کے تھی ہم سے مگر پوشیدہ تھی

۲۲۶ رکھے ہیں قدرت نے اعلیٰ قوتوں کو اُس میں راز
کام میں انساں جب لایا ہوا وہ سرفراز

۲۲۷- اہلِ یورپ کے تجسّس سے ہوئی وہ جلوہ گر
تار سے سرگوشیاں ہونے لگیں بایکدگر

۲۲۸ تیل بتی کی نہیں محتاج اب قندیلِ راہ
اک بٹن سے شہر ہوتے ہیں چراغاں یا سیاہ

۲۲۹- ریل گاڑی وہ چلائے قطعِ آہن بھی کرے
یہ بھی خوبی ہے نہ ہو گھر میں دھواں کھانا پکے

۲۳۰ لیمپ برقی جیب میں ہو بیٹری موٹر میں ہے
روشنی اندر سمندر کے ہے جیسی گھر میں ہے

۲۳۱- چھوڑ بیٹھے تھے جسے ہم کہربا کے نام پر!
بنگئی وہ کہربا طاقت ہے اسمیں اس قدر

۲۳۲ ضوفشانی ہے عجب شعلہ نہیں آتش نہیں
ہے کہیں قندیل روشن اور تیل اس کا کہیں

۲۳۳۔ کاروباری دفتروں میں ہے نصب برقی گھڑی
جو رجسٹر کرتی ہے لوگوں کا وقت حاضری

۲۳۴۔ ہو گیا ہے اک نیا طرز دوا کا بھی رواج
قوت برقی سے ہوتا ہے مریضوں کا علاج

۲۳۵۔ طبع ہوتی ہے صفائی اور خوبی سے کتاب
جمع اور تفریق کا بھی ہے مشینوں سے حساب

۲۳۶۔ بند ہو جاتی ہیں خود ہی، خود ہی ہوتی ہیں رواں
ہو رہی ہے یہ دماغی کیفیت اُن سے عیاں

۲۳۷۔ آگ بھی ہے فطرتاً اور برف سازی بھی ہے کام
اک عجب مجموعہ اضداد ہے اُس کا قوام

۲۳۸۔ بادشاہوں کے لئے کشمیر سے آتا تھا برف
مل رہا ہے ہر جگہ پہ صرف دو پیسے کا صرف

۱۸- پٹرول کی دریافت

۲۳۹ بے بہا دریا ہیں احسانات کے زیرِ زمیں
ہیں تجسّس اور تحقیقات ہیں اہلِ یقیں

۲۴۰ دستِ قدرت نے مخازن میں بھرا ہے سیم وزر
زیرِ دریا جب گیا غواص ہاتھ آیا گہر

۲۴۱- کارخانے قدرتی ہیں سیکڑوں زیرِ زمیں
بن رہا ہے کوئلہ اُن سے کہیں روغن کہیں

۲۴۲ تیل کے چشمے ہیں جاری اس زمیں میں جا بجا
ندّیاں ہیں سیم وزر کی بہ رہی ہیں بے بہا

۲۴۳ ایک روغن اُنمیں ہے پیٹرول — صانع کا کمال
اوسکے قبضے کے لئے ہے کس قدر جنگ و جدال

۲۴۴ بخششِ حق خاص تھی مُسلم ممالک کیلئے
اوسکے جوہر ڈھونڈھکر دریافت یورپ نے کئے

۲۴۵- اہلِ یورپ کی بدولت کچھ سے کچھ وہ بن گئی!
ملک میں جس چیز کی کچھ قدر و قیمت ہی نہ تھی

۲۴۶۔ آجکل ہتھیار ہے وہ مغربی اقوام کا
ملک میں اپنے مگر پٹرول ہے کس کام کا

۲۴۷۔ قدر کچھ اس چیز کی اہل وطن نے جب نہ کی
حکم رب سے قدرداں لوگوں کے حصے میں گئی

۲۴۸۔ طاقتیں یورپ کی آئیں اسکو لینے کے لئے
ملک والے ہو گئے مجبور دینے کے لئے

۲۴۹ شوق کچھ ہوتا تو اپنے کام میں لاتے یہ چیز
صاف کر کے پھر اسے دیتے اگر ہوتی تمیز

۲۵۰ ہو گیا مسلم ممالک میں یہ روغن اک وبال
اوسکے بل پر اہل یورپ نے دکھائے ہیں کمال

۲۵۱۔ ملک نے اب تک نہ سیکھا صاف کرنے کا ہنر
قدرداں لے جا رہے ہیں خرچ کر کے اپنا زر

۲۵۲۔ جنگ میں اس تیل پر ہے اس قدر اب انحصار
جنگ آئندہ میں شاید شرق وسطی ہو شکار

۱۹- موٹر کار کی ایجاد

۲۵۳- مغربی نے خاصیت اس تیل کی معلوم کی
اُسپہ جب وہ ہوگیا حاوی تو یہ موٹر بنی

۲۵۴ اس صبا رفتار گاڑی میں ربر کے چاک ہیں
جو ہوا کے بل پہ چلنے میں بڑے بیباک ہیں

۲۵۵- ریل سے رفتار میں ہے یہ سواری تیز تر
اب سے پرواز پیدا ہو گئے ہیں اوس میں پر

۲۵۶ بن گئی ہیں موٹریں جو آب پر کشتی بنیں
جب ضرورت ہو ہوا میں مثل طائر وہ اڑیں

۲۵۷- وزن ہو کچھ بھی نہیں پٹرول کی طاقت میں شک
بار کے انبار لے جاتا ہے موٹر کا ٹرک!

۲۵۸- شوق اور محنت میں رازِ کامرانی ہے نہاں
کوشش و کاوش نہیں جاتی کسی کی رائیگاں

۲۵۹ ہو کے حاوی لے رہی ہیں تیل سے دنیا کے کام
جسطرف خواہش ہو اُسکی موڑ دیتے ہیں لگام

۲۶۰ اہل یورپ نے کیا پرواز میں پیدا کمال
ایسی کامل طائروں میں بھی نہیں ملتی مثال

۲۶۱- کشتیاں ہیں بر فلک زیر زمیں اُن کی غذا
تیل ملتا ہے کہاں اور کام اُس سے کیا لیا

۲۶۲ قحط میں سیلاب میں اُن سے پہونچتی ہے مدد
جنگ میں خدمات اتنی ہیں نہیں ہے جن کی حد

۲۶۳- سطح دریا پر رواں ہیں کشتیاں شکلِ حباب
غوطہ زن پانی میں ہیں یا بر فلک شکلِ سحاب

۲۶۴- دوسرے اس کی مدد سے بس میں کرتے ہیں سفر
ملک میں جنکے یہ روغن ہے وہ بے بس ہیں مگر

۲۶۵- عام اور یکساں ہیں الطافِ خدا سب کیلئے
استفادہ کرنیوالوں نے مدارج طے کئے

۲۶۶- شرط ہے کوشش نہیں پھر ارتقا کی انتہا
عقل سے انساں ملائک پر بھی سبقت لے گیا

۲۰- پرواز کا ہنر

۲۶۷ جب ہوا انسان[۱] پیدا ذکر کے قابل نہ تھا
کوشش و کاوش سے اپنی ہو گیا وہ کیا سے کیا!

۲۶۸ یوں تو برگِ سبز تک انساں بنا سکتا نہیں
نقل کتنی بھی کرے اصلی کو پا سکتا نہیں

۲۶۹- اُس نے پائیں جستجو سے نعمتیں تخلیق کی
بخشی خالق نے جزا دل سوزی و تحقیق کی

۲۷۰ مل گئی اشیا میں اسکو رازِ قدرت کی جھلک
ارتقا کی کھل گئیں راہیں زمیں سے تا فلک

۲۷۱ لے گئیں سبقت کبوتر پہ ہوائی کشتیاں
ان میں جو اُڑنے کی طاقت ہے وہ طائر میں کہاں

۲۷۲- آسماں میں گرد دنیا شان سے پرواز ہے
عقل کے شہپر سے انساں بھی بڑا شہباز ہے

۲۷۳- ہو رہا ہے چین سے دو دن میں یورپ کا سفر
ہوتی تھی شش ماہ میں طے یہ مسافت پیشتر

۱؎ سورہ دہر ابتدائی آیۃ :- ھل آتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً

۲۷۴ مغربی کے آئیں حصے میں خدا کی نعمتیں
اونکی کوشش سے ہوئیں ظاہر یہ خیفر صنعتیں

۲۷۵۔ طائروں کو اپنی تنہا جان ہوتی ہے گراں
کشتیٔ انساں رواں ہے لے کے پورا کارواں

۲۷۶۔ مغربی کی عقل سے پرواز اک فن ہوگیا
دہلی لندن کا سفر گویا گھر آنگن ہوگیا

۲۷۷ صبح تھے لنکا میں پہونچے دوپہر تک ناگ پور
چار گھنٹہ میں سفینہ جائے گا دہلی ضرور

۲۷۸۔ گو سواری تیز موٹر کار ہے اور ریل ہے
کشتیٔ پرواز سے لمبا سفر اک کھیل ہے

۲۷۹۔ ریڈیو جب ہو نصب ملتی ہے دنیا کی خبر
ابر میں اس شان سے ہے ان سفینوں کا سفر

۲۸۰۔ دست قدرت کی عجب اشیا میں ہیں نیرنگیاں!
صنعتوں اور حکمتوں سے ہے مرصع یہ جہاں

۲۱۔ ایتھر کی دریافت
ریڈیو کی ایجاد

۲۸۱۔ خرق عادت جب ہو استدراج اسکا نام ہے
آج معمولی مشینوں کا وہ ادنیٰ کام ہے

۲۸۲۔ قوتِ برقی کی خبروں کے لئے جو تار تھا
بن گئی پیک نہاں اوس کی جگہ موج ہوا

۲۸۳ ہو گئے تھے تار ٹیلیفون سے کم فاصلے
قوت ایتھر نے جو تھے وہ بھی خارج کر دیئے

۲۸۴۔ قوت برقی کو محتاجی تھی پھر بھی تار کی
یہ وہ قوت ہے کہ اسکی بھی نہ شرمندہ ہوئی

۲۸۵۔ ہو گئے اکناف عالم جمع گویا رو برو
بیٹھ کر دہلی میں لندن سے ہے باہم گفتگو

۲۸۶۔ جا رہی ہے گوشہ گوشہ کی خبر دنیا کے پار
بات کرنے میں ملا انسان کو یہ اقتدار

۲۸۷۔ موٹروں میں ریڈیو ہے گھر میں ہی صحرا میں ہے
لمحے لمحے کی خبر کا سلسلہ دریا میں ہے

۲۸۸۔ کارواں ہو دشت میں پاتا ہے منزل کی خبر
ملتی ہے اندر سمندر کے بھی ساحل کی خبر

۲۸۹۔ ہوتی ہے پرواز میں رہ کر زمیں سے گفتگو
بے تعلق ہو کے بھی باتیں ہیں گویا دوبدو

۲۹۰۔ قوت ایتھر عیاں ہے مختلف اشکال میں
اسقدر ہے اہل مغرب کے وہ استعمال میں

۲۹۱ دیکھئے پیدا کرے گی اور وہ کیا کیا کمال
عقل انساں خیرہ ہے پیشین گوئی ہو محال

۲۹۲۔ یہ نیا ظاہر ہوا ہے اس سے اک اعلی ہنر
ساتھ میں تصویر کو بھی لیکے آتی ہے خبر

۲۹۳۔ گرد دنیا ایک لمحہ میں ہیں چکر پانچ بار
موج ایتھر کے مقابل ہے تخیل شرمسار

۲۹۴ ایک دو باتیں بتا دے گا کوئی پہونچا ہوا
ریڈیو سے پوچھ لو کیا حال ہے ہر ملک کا

۲۲ ایجادات کے عجائبات!

۲۹۵- بھاپ ایتھر برق نے تبدیل کرڈالا جہاں
کیا خبر ہے اور کیا کیا راز ہیں اب بھی نہاں

۲۹۶- اکسرے کے ساتھ عکاسی دکھاتی ہے کمال
آئینہ ہو کر عیاں ہے جسم کے اندر کا حال

۲۹۷- لوح پر آواز ہوتی ہے مشینوں سے رقم
اُسکو جب چاہو کہیں سن لو وہی ہے زیر و بم

۲۹۸- موج ایتھر اکسرے دونوں کا یہ اقبال ہو
چادرِ فولاد اُن کے سامنے غربال ہو

۲۹۹- رکھی ہیں خالق نے ایسی صنعتیں تخلیق میں
ہر قدم پر ملتی ہے دنیائے نو تحقیق میں

۳۰۰- نوعِ انساں کے لئے یہ سرزمیں تھی مستقر
اب سمندر میں ہیں یا اندر ہوا کی اُن کے گھر

۳۰۱- تجربے اور عقل سے تہ کرکے رکھدی کائنات
ایشیا میں بیٹھ کر کرتے ہیں امریکہ سے بات

۳۰۲۔ منکشف یورپ نے کوشش سے کئے قدرت کے راز
اس لئے عالم میں وہ ممتاز ہے اور سرفراز

۳۰۳ قوم کا ہر فرد محنت کے لئے ہے مستعد
چھان ڈالے بحر و بر لوگوں نے ہو کر متحد

۳۰۴۔ ہو گیا صنعت تجارت سے زمانہ سازگار
ان ذرائع سے ہوا عالم پہ ان کا اقتدار

۳۰۵۔ رات دن اشیا کی تحقیقات ہے ہمت کیساتھ
ان کی ہستی اسلئے ہے وسعت و راحت کیساتھ

۳۰۶ قوت برقی سے مٹی کو بناتے ہیں وہ رنگ
دنگ ہے عالم عجب ہے دانش اہل فرنگ

۳۰۷۔ ان کی کوشش کا نتیجہ ہے یہ دور ارتقا
صفحۂ عالم کا نقشہ ہو گیا ہے دوسرا

۳۰۸۔ دھوپ سے کرتی ہیں قوت آفرینی کا خیال
کیا عجب ہے ایک دن یہ بھی دکھا دیں وہ کمال

۲۲۳- اہلِ یورپ کا شوقِ ارتقا۔
اُون کا عُروج

۳۰۹- جب سے راہ ارتقا یورپ نے کی ہے اختیار
ملک میں آسودگی ہے ہر جگہ اس کا وقار

۳۱۰ فاصلے قابو میں لایا، پا کے راز آواز کا
شہپر طائر سے سیکھا ہے ہنر پرواز کا

۳۱۱- ہیں ہوا و بحر و بر سب اُسکے زیر اقتدار
ہر طرف دنیا میں اُوس کا چل رہا ہے اختیار

۳۱۲ مغربی کے اب بھی جولاں گاہ ہیں دشت و جبل
مل رہا ہے اسکو جد و جہد کا نعم البدل

۳۱۳ پست قوموں کیلئے ہیں اہل یورپ گلہ باں
دوسرے ملکوں میں بھی اصلی وہی ہیں حکمراں

۳۱۴- ایشیا والا کہاں کس ملک میں بیباک ہے
اپنے گھر میں رہ کے اسکو مغربی کی دھاک ہے

۳۱۵- مستعد اور وقت کے پابند ہیں ہر کام میں
یہ صفت ابتک نہیں ہے مشرقی اقوام میں

۳۱۶۔ مغربی کی ہے سمندر میں یہ عالی ہمتی
زیرِ دریا کر رہا ہے جستجو پٹرول کی

۳۱۷۔ یہ بھی کوشش ہے سمندر میں زراعت ہو سکے
تاکہ پیداوار میں کچھ اور وسعت ہو سکے

۳۱۸۔ کھیت ایسے ہوں جو پانی میں معلق رہ سکیں
ایسی فصلیں بھی ہوں جو محفوظ مطلق رہ سکیں

۳۱۹۔ رات دن جاری ہے استقلال سے اوسکی تلاش
ایسے بھی انسان ہیں جن کو نہیں فکرِ معاش

۳۲۰۔ حوصلے اوسکے نہ جب پوری ہوئے ایران میں
جانکالا ڈھونڈھ کر پٹرول ریگستان میں

۳۲۱۔ کوئلہ فولاد پایا فاسفورس ریڈیم
اب ملا ہے اوسکو ایٹم بام کا یورے نیم

۳۲۲۔ اوس نے زورِ عقل سے ایٹم کے جب ٹکڑے کئے
شہر جو آباد تھے وہ ایک لمحے میں نہ تھے

اہلِ مغرب کا شوقِ جدت

۲۴- اُون کی جودت اور ہمّت!

۳۲۳- صنعتِ تخلیق آسکتی نہیں انداز میں
سیکڑوں عالم ہیں ہر ذرّہ کے اندر راز میں

۳۲۴- رونما ہوں روز ترکیبیں نئی۔ حکمت یہ ہے
اس جہاں کا علم و فن بڑھتا رہے صنعت یہ ہے

۳۲۵- تارِ بے جاں ہو گیا سائنس سے گویا زبان
قوتِ برقی نے اوسمیں پھونک دی روحِ رواں

۳۲۶- مغربی کی ہر ضرورت پر نئی ایجاد ہے
بے عمل جو قوم دنیا میں ہے وہ برباد ہے

۳۲۷- منکشف ایتھر ہوئی دوری مٹانے کے لئے
فاصلے قائم ہیں اور حکمت سے خارج بھی ہوئے

۳۲۸- واقعہ کوئی خوشی کا یا غمی کا ہو کہیں
لمحوں میں اوسکی خبر پاتے ہیں سب اہلِ زمیں

۳۲۹- ریڈیو نے کر دیا ہے کل جہاں کو اک مکاں!
ماسکو میں ہوتی ہے تقریر سُنتے ہیں یہاں

۳۳۰ مغربی نے سیکڑوں اشیائے نو ایجاد کیں
دیکھ کر ہوتی ہے خیرہ عقل وہ چیزیں بنیں

۳۳۱ جنگ کے ایّام میں پٹرول جب کم ہو گیا
کام اُسکا کوئلہ کی گیس سے چلنے لگا

۳۳۲ شیر کے بدلے سفوف شیر آیا کام میں
کچھ کمی ہونے نہ پائی صورت آرام میں

۳۳۳ خون انساں منتقل انسان کے تن میں کیا
وہ ہے اک سیال شے لیکن سفوف اُسکا بنا

۳۳۴۔ مغربی میں جو ہنر ہیں ایشیائی میں نہیں
ہاں کوئی ان کے برابر خودستائی میں نہیں

۳۳۵۔ ارتقا میں اک جگہ رہتا نہیں اُسکا قدم
ہر طرف ہر بات میں ہے بیش قدمی بیش و کم

۳۳۶۔ قصر دہلی نے نہیں دیکھی تھی برقی روشنی
نام تھا "فردوس بر روئے زمیں" اور شمع تھی

۲۵- معادن پر حصول قدرت

۳۳۷ کامیابی کوشش و کاوش پہ ہوتی ہے نثار
تجربے اور عقل سے انساں ہوا ہے کامگار

۳۳۸- اہل یورپ لائے آہن کام میں کثرت کیساتھ
تجربوں سے اُسپہ حاوی ہو گئے قدرت کیساتھ

۳۳۹ کوہ پیکر آہنی انجن ہیں ان کے بے شمار
روح جن میں دوڑتی ہے چل رہا ہے کاروبار

۳۴۰- ریل کو پل کیلئے فولاد کے گرڈر ڈھلے
بال سے باریک اسکے تار صنعت سے بنے

۳۴۱- جسم فولادی ہے قامت میں مثالِ کوہ ہے
ریل گاڑی آہنی کرتی ہے دریا اوس سے طے

۳۴۲- مثل افعی کوہ کی چوٹی پہ چڑھتی ہے کہیں!
راہ اسکی زیر دریا ہے کہیں زیر زمیں!

۳۴۳- آہنی پل کی عمارت ہے کہیں بالائے سر
ہے کہیں دریا پہ آویزاں معلق سطح پر

۳۴۴- ریل گاڑی کے لئے ہے آہنی پختہ سڑک
کشتیاں فولاد کی پرواز میں ہیں بر فلک

۳۴۵- مغربی نے عقل سے دریا کو کر ڈالا زمیں
کام کرنے میں اُسے حائل نہیں مشکل کہیں

۳۴۶- چار سو بالائے سر پرواز میں ہیں کشتیاں
جن کو لنگر کی ضرورت ہے نہ جن میں بادباں

۳۴۷- اسطرح اُس نے ہوا سے کام پانی کا لیا
اُسکو فولادی سفینوں کیلئے دریا کیا

۳۴۸- سیرت اشیا کے اُس کو جب ملے دو چار راز
سطح پر ہیں گاہ زیرِ آب فولادی جہاز

۳۴۹- کرتی ہے کشتی ہوائی فاصلے چٹکی میں طے!
حق یہ ہے تخت سلیماں بھی نہیں تھا ایسی شے

۳۵۰- یہ نتائج جاں فشانی اور قربانی کے ہیں
ایشیائی آج بھی خوگر تن آسانی کے ہیں

۲۶- اہلِ یورپ کی اعلیٰ انتظامیہ قابلیت

۳۵۱- مغربی کا ہے سکونت کا مکاں گویا حصار
شیشہ کے دروازوں پر اُس کو ہے اتنا اعتبار

۳۵۲- ڈاک کے خط پر ٹکٹ رنگین ہے اُس کا خیال
شوق جدّت اور صنعت کا ہے اُس میں بھی کمال

۳۵۳- ندیوں پر پل بنائے تا بہ عجلت ہوں تمام
خط رسانی میں ہے ظاہر اُس کا حُسنِ انتظام

۳۵۴ ڈاک گاڑی جب چلائی ڈاک لیجاتی تھی ریل
اختصارِ وقت کی خاطر رواں تھا تیز میل

۳۵۵- ڈاک لیجاتی تھیں پہلے تو دخانی کشتیاں
اُسکے تھیلے اب سفینوں سے ہوا میں ہیں رواں

۳۵۶- خط رسانی کو نہایت تیز اور آساں کیا
وقت کی قیمت بڑھائی ڈاک کو ارزاں کیا

۳۵۷- تار برقی سے ہوئی ممکن جو باہم گفتگو
تار پھیلائے سمندر کے بھی اندر چار سو

۳۵۸۔ تھے قریب اقصائے عالم تار تھا جب درمیاں
کرتے تھے آپس میں ٹیلیفون سے سرگوشیاں

۳۵۹۔ ریڈیو نے تار بھی یک لخت خارج کر دیا۔
بن گئی موج ہوا انسان کی پیک صبا

۳۶۰۔ اسطرف دریا کہ جب دھوتی ہیں کپڑا سنگ پر
آتی ہے آواز تھوڑی دیر میں چل کر ادھر

۳۶۱۔ ہے تحیر خیز ایتھر کی یہ تیزی اک مثال
رب نے رکھی ہیں ہزاروں ایسی ہر شے میں کمال

۳۶۲۔ مغربی کا جب پیام آتا ہے لندن سے یہاں
موج ایتھر زیر و بم کے ساتھ کرتی ہے بیاں

۳۶۳۔ دیر کچھ لگتی نہیں کرتے ہیں باہم گفتگو
ہے وہی آواز اور باتیں ہیں گویا دو بدو

۳۶۴۔ ریڈیو کے زور سے اخبار چھپتے ہیں تمام
دور تک ہے اک اشارے سے طباعت کا نظام

۲۷ یورپ کا ڈسپلن
ایشیا میں خودسری

۳۶۵۔ یہ جہاں اہل نظر کو ہے ڈسپلن کا سبق
کر رہی ہیں کام اشیا اس میں جو انکا ہے حق

۳۶۶۔ ایک شٔے اُن میں اگر آئیں قدرت توڑ دے
آتش سوزاں جلانا کام اپنا چھوڑ دے

۳۶۷۔ رہ نہیں سکتی ہے قائم ایک دن یہ کائنات!
ایک پرزے کی خرابی سے گھڑی کی ہو وفات

۳۶۸ کامرانی کے طریقوں سے ہو واقف مغربی
ایشیائی میں ڈسپلن کے عوض ہے خودسری

۳۶۹۔ ہند سیلون اور برہما یہ ہوئے آزاد جب
مُلک انگلستان میں اک دن بھی نہ تھا شور و شغب

۳۷۰ سلطنت سے دست برداری شہ ایڈورڈ کی
بات تھی کتنی اہم اور کس خموشی سے ہوئی

۳۷۱۔ ایشیائی میں کہاں ہے یہ ڈسپلن کا چلن
بے ضرورت ہر جگہ ہوتا ہے جاہل رلے زن

۳۷۲۔ ہند کی تقسیم خود کردہ کی یہ تنظیم تھی!
ذرہ ناقابل تقسیم کی تقسیم تھی!

۳۷۳۔ تصفیہ کے بعد تھا تہذیب ملکی کا یہ رنگ
ہوگئے ہم سایہ گاں یکبارگی شبیر و پلنگ

۳۷۴۔ کشت و خوں غارتگری آتش زنی تھی چار سو
تھا درندوں کی طرح انسان انساں کا عدو

۳۷۵۔ ایشیا میں جذبہ حب وطن معدوم ہے
فرقہ وارانہ تنفر سے ہوا مسموم ہے

۳۷۶۔ جنگ کے ایام میں دشوار ہے طبع سلیم
گھر کے دشمن کے مقابل میں غنیمت ہے غنیم

۳۷۷۔ گو سیاست کا نہیں طلبہ میں کوئی تجربہ
ہیں اکابر کے لئے اطفال مکتب رہنما

۳۷۸۔ غیر ممکن ہے متانت سے ہو اونکا کوئی کام
مہر بر لب ہیں مدبر شور کرتے ہیں عوام

۲۸- ایشیائی کا غلط موازنہ خود!

۳۷۹- مغربی کی جملہ ایجادات ہیں پیش نظر
وہ نہیں رکھتا ہے پوشیدہ ترقی کے ہنر

۳۸۰- مشرقی رکھتا ہے اکثر اپنے نسخے راز میں
جو ہوا ہوتے ہیں اس کی روح کی پرواز میں

۳۸۱- ہر ترقی نوع انساں کے لئے احسان ہے
حق شناسی جب نہ ہو اوس کی بڑا کفران ہے

۳۸۲- ایشیائی کی نظر میں اہل یورپ ہیں ذلیل
خود ہے پس ماندہ مگر باتوں میں ہے سب سے عقیل

۳۸۳- کر رہا ہے ایشیا ہر بات میں یورپ کی نقل
پھر بھی یورپ کو برا کہتا ہے اس کی شان عقل

۳۸۴- جا کے یورپ سیکھتا ہے مشرقی اعلےٰ ہنر
اہل مغرب پھر بھی ادنیٰ اس کو آتے ہیں نظر

۳۸۵ گو پئے تعلیم اعلیٰ جاتے ہیں یورپ کو آج
حق شناسی میں دگرگوں ہے مگر رنگ مزاج

۳۸۶۔ علم انگریزی نے آزادی کی پیدا کی امنگ
تو بھی کہتے ہیں دماغوں کو کیا ہے اُس نے تنگ

۳۸۷ گو دم تقریر کل اقوام کے سرتاج ہیں
اہل یورپ کی مشینوں کے مگر محتاج ہیں

۳۸۸۔ چشم برحالات کوئی یہ کرے ان سے سوال
تم نے دورِ حاضرہ میں کیا دکھائے ہیں کمال

۳۸۹۔ اپنی اک ایجاد تو بتلاؤ جس پر ناز ہو
جس کے باعث ایشیا مشہور اور ممتاز ہو

۳۹۰۔ وہ بتائیں گے فقط اپنا پرانا ارتقا
چند کہنہ یادگاریں یا قدیمی فلسفہ

۳۹۱۔ اک فقط جاپان ہے صنعت کے باعث نیک نام
بیش و کم بازار میں پیش نظر ہیں اُس کے کام

۳۹۲۔ صنعت و حرفت میں باقی ایشیا گم نام ہے
کچھ نہ کرکے فخر کرنا بس یہی اک کام ہے

۲۹ مشرقی اور مغربی کے چند خاص مشاغل

۳۹۳ مشرقی کو فیس دیکر دیکھ لو جوہر نفیس!
ایک قسمت خواں ہے اور ہیں دوسرا قسمت نویس

۳۹۴- پیشہ پیشین گوئی ہیں کسی کو ہے کمال
دیکھ کر صورت بیاں کرتا ہے مستقبل کا حال

۳۹۵- عاملوں کے پاس ہے قسمت فروشی کی دکاں
اُونکے تعویذوں میں ہے تاثیر کا جادو نہاں

۳۹۶- بخشتے ہیں لیکے زر مقصد براری کا طلسم
ہے بقدر صرف ان اشیا کا درجہ اور قسم

۳۹۷- بک رہی ہے اسطرح روحانیت بازار میں
برکتیں غائب ہیں خالی پیچ ہیں دستار میں

۳۹۸- ہے ضعیفی میں کہیں کایا پلٹ کی آرزو
مر رہے ہیں ادویہ کی ہو رہی ہے جستجو!

۳۹۹- مشرقی کو ہیں بہت مرغوب یہ مصروفیات
بلکہ یوں کہئے کہ ہیں مخصوص اس میں یہ صفات

۴۰۰۔ مغربی کو رات دن رہتی ہے فکر اقدام کی
بات اوس کی مختصر ہوتی ہے یکسر کام کی

۴۰۱۔ ہے یقیں اُسکو نہیں ہے زندگی اُسکی فضول
منفعت ملکی و ذاتی اُس کے ہوتے ہیں اصول

۴۰۲۔ حوصلے ہمت اولوالعزمی سے ہیں سب اُسکے کام
کام اپنے موت سے پہلے وہ کرتا ہے تمام

۴۰۳۔ یہ سمجھ کر ایک دن مرنا ہے وہ کاہل نہیں
زندگی جبتک ہے اپنے کام سے غافل نہیں

۴۰۴۔ جانتا ہے کامرانی ہے ہنر کے زور سے
یا حصولِ مدعا ہوتا ہے زر کے زور سے

۴۰۵۔ ایک کر ڈالا ہے اوس نے یہ زمین و آسمان
پاؤں ہیں اُسکے یہاں پرواز ہے اسکے وہاں

۴۰۶۔ کونسا ہے وہ ہنر جس پر نہیں ہے التفات
اہلِ مغرب کے لئے گویا بنی تھی کائنات

۳۰ مسلمانوں کی عام اقتصادی پستی

۴۰۷۔ حلقۂ مسلم ہے اپنے رنگ میں سب سے جدا
دوسرے کرتے ہیں محنت اُس کو آتی ہے دعا

۴۰۸ چار جانب دھوم ہے ایجاد اور اقدام کی
ایک بات اُسمیں نہیں ملتی ہے اُسکو کام کی

۴۰۹۔ دو صدی پہلے جہاں تھا آج بھی ہے وہ وہیں
خوبیاں فکر و عمل کی اُس سے سب جاتی رہیں

۴۱۰ بے اثر ہے ذہنیت پر اور قوموں کی مثال
رنگ عالم دیکھکر بھی کچھ نہیں ہوتا خیال

۴۱۱۔ ہو رہے ہیں زندگی کے مسئلے پیچیدہ تر!
ہر نظام مملکت ہے بیش و کم زیر و زبر

۴۱۲۔ چار سو پیش نظر ہیں واقعات کائنات
گرد کچھ بھی ہو نہیں مسلم کا اس پر التفات

۴۱۳ ہے وجود اُس کا زمین و آسماں سے بے خبر
وہ سمجھتا ہے کہ ایسی زندگی بھی ہے ہنر

۴۱۴ ہر طرف طوفاں بپا۔ ساحل بہت دور و دراز
سطحِ دریا پر تباہی میں ہے تنہا یہ جہاز

۴۱۵۔ بے خبر ماحول سے رہ کر ہے دریا کا سفر
رخ ہوا کا ہے اودھر بے بادباں کشتی ادھر

۴۱۶۔ ہے میانِ جوشِ عالم بحرِ کاہل کا سکوت
روح باقی تن میں ہے اسکا نہیں ملتا ثبوت

۴۱۷۔ سب سے بڑھکر دوست ہیں انسان کے علم و ہنر
جن سے خالی صرف مسلم قوم آتی ہے نظر

۴۱۸۔ زندگی میں ہو گدائی اس لئے پیشہ یہاں
پائیں گے جنت نہ ہوگا کوئی اندیشہ وہاں

۴۱۹۔ کسب روزی کا سلیقہ ہے نہ اب ان میں شعور
یہ فتورِ زندگی کیوں ہے یہ کس کا ہے قصور

۴۲۰۔ ڈھالتے تھے ہند میں فولاد کی توپیں کبھی
جب زوال آیا سوئی تک بھی نہ اُن سے بن سکی

۳۱ اسلام کا ماضی و حال

۴۲۱۔ اک زمانہ وہ تھا یہ ایجاد کرتے تھے علوم
بانی الکیمیا تھے موجد علم نجوم

۴۲۲۔ صاحب علم و ہنر اقوام کے سرتاج تھے
یہ غنی تھے لوگ انکے سامنے محتاج تھے

۴۲۳۔ اندلس سسلی میں ہیں اقبال رفتہ کے نشاں
دور کیوں جاو بھرا ہے اُن سے یہ ہندوستاں

۴۲۴۔ کشتیاں پیچھے جلا کر جو بڑہاتے تھے قدم
اب خیال ارتقا میں پھولتا ہے اُن کا دم

۴۲۵۔ درس غیبی ہیں مناظر دیدہ عبرت نہیں
بے حسی آزار ہے اور جذبہ غیرت نہیں

۴۲۶۔ کامرانی کے ذرائع سے رہے جو دور دور
زندگی میں اُس کی پیدا ہوگا ہر گونہ فتور

۴۲۷۔ آج ایسی ہو رہی ہے صبح بے فکری سے شام
زندگی کے کل مقاصد کر چکے گویا تمام

۴۲۸۔ جملہ قوموں کے لئے یکساں ہیں الطاف خدا
ذہنیت سے حلقۂ مسلم ہے دنیا سے جدا

۴۲۹۔ وہ سمجھتے ہیں کہ رب کے خاص بندے ہیں وہی
اونکا حق ہے بے تردد پائیں گے آسودگی

۴۳۰۔ کچھ نہیں ہے زندگی کو مرحلوں کا انتظام
روز بس مر مر کے جینے کے لئے ہے یہ مقام

۴۳۱۔ بعد ہر سجدے کے مسلم کا ہے خالق سے سوال
یاالٰہی کر عطا دونوں جہاں میں نیک حال

۴۳۲۔ بے مشقت کیسے حاصل ہوگی خالق کی رضا
اور سب محنت کریں مسلم کی ہے خالق دعا

۴۳۳۔ زندگانی سب بے عمل ہے۔ جوہر ذاتی نہیں
بلکہ حق یہ ہے دعا تک بھی انھیں آتی نہیں

۴۳۴۔ جب پڑھے آیات عربی ہاتھ اٹھا کر پیش امام
بے خلوص قلب سے آمین کہنا ان کا کام

۳۲۔ علم طبعیت و تحقیقات سے عدم توجہی

۴۳۵۔ رکھے ہیں اللہ نے اشیا میں اسرار مفید
علم طبعیات و تحقیقات ہے ان کی کلید

۴۳۶۔ کامرانی کے لئے سب کو ملی ہے یہ زمیں
زندگی آرام سے ہو کیا ہمارا حق نہیں

۴۳۷۔ برق کیا ہے۔ تار سے کیسے وہ کرتی ہے سفر
موج ایتھر کسطرح بے تار لاتی ہے خبر

۴۳۸۔ صاعقہ کیا شے ہے۔ کیوں ہے ابر میں برق تپاں
موسموں میں کسطرح ہوتی ہیں یہ تبدیلیاں

۴۳۹۔ کیوں یکایک بعد بارش ہوتی ہے روئیدگی
کسطرح آتی ہیں باہر نعمتیں ارزاق کی

۴۴۰۔ تیرتا ہے برف کا اک جزو کیوں بالائے آب
منجمد ہونے سے بدلا وزن کا کیسے حساب

۴۴۱۔ رہ کے ہم اسرار سے جاہل سنبھل سکتے نہیں
پانوں پر جب تک نہوں استادہ چل سکتے نہیں

۴۴۲۔ حکمتیں معمارِ حق نے رکھی ہیں تعمیر میں
چاہیئے اہلِ زمیں دریافت کوشش سے کریں

۴۴۳۔ اک زمانہ تھا یہاں روحانیت کا زور تھا
تھا مسلط فلسفہ یا حکمتوں کا شور تھا

۴۴۴۔ ارتقائے مادّی کا اب جہاں میں دور ہے
رنگ بدلا ہے ترقی کا طریقہ اور ہے

۴۴۵ ارتقا ہے اس جہاں کا فطرتاً جزوِ خمیر
بے عمل کے حق میں ہے قانونِ قدرت سخت گیر

۴۴۶ باہنر اقوام حاصل کرتی ہیں اوجِ کمال
جن میں کچھ جوہر نہیں اونکا مقرر ہے زوال

۴۴۷۔ جب یہ طورِ زیست ہو جو مل گیا وہ کھالیا
فرق انساں اور چوپایوں میں پھر کیا رہ گیا

۴۴۸۔ زندگی انساں کی ہے علم و ہنر کی زندگی
یہ نہوں دونوں تو ہے وہ زندگی شرمندگی

۲۳- مسلم ممالک کی حالت

۴۴۹- فضل رب سے ہیں کئی مسلم ممالک آج بھی
ہو رہا ہے کیا وہاں یہ کہہ نہیں سکتا کوئی

۴۵۰- صنعتی اشیا کا اون میں کارخانہ تک نہیں
واہ کیا خرمن ہیں جن میں ایک دانہ تک نہیں

۴۵۱- صنعت حرفت کی کوئی شے نہیں بازار میں
مثل سابق اب کوئی برکت نہیں دستار میں

۴۵۲- رکھتے ہیں اکثر مسلماں جیب میں اپنی گھڑی
لیکن اون کی ساخت کی ہم نے نہ دیکھی ایک بھی

۴۵۳- کوئی ساماں ان کی صنعت کا ادھر آتا نہیں
آہنی چوبی گلی چرمی کہیں اشیا نہیں

۴۵۴ غیر ملکوں میں دباغت کی نہ آئی کوئی چیز
ایک شئے ایسی نہ دیکھی جس سے ظاہر ہو تمیز

۴۵۵ دفن ہوتے ہیں ذبیحے حج کے دن زیر زمیں
کام میں لائیں عرب اتنا سلیقہ ہی نہیں

۴۵۶ بن سکی ان سے نہ خیاطی کی بھی ابتک مشین
شل صحرا ہے صنائع کے لئے مسلم زمین

۴۵۷ ایک شئے اعلیٰ نہیں دینی ہو یا وہ دنیوی
مدتوں جاپان سے تسبیح تک آتی رہی

۴۵۸ آتی تھی اٹلی سے بن کر خوبصورت جانماز
ہر طرح کی صنعتوں سے پاک ہے ملک حجاز

۴۵۹۔ ترکی ٹوپی ملک یوگوسلویا بھیجا کیا
اس کا آنا جنگ کے ایام میں جاتا رہا

۴۶۰۔ کیا ہنر ہیں خاص ان کے کہہ نہیں سکتا کوئی
اسطرح بیکار ہو کر رہ نہیں سکتا کوئی

۴۶۱ ریل کا انجن نہیں پرواز کی کشتی نہیں!
ملک کی موٹر نہیں ہے۔ کیا بتائیں کچھ نہیں

۴۶۲۔ حالت مسلم ممالک ہر جگہ ہے ایک سی
ملک انکا ہے مگر صنعت تجارت غیر کی

۳۴ مسلم ممالک کی تجارت

۴۶۳۔ ہم نے مسلم ساختہ شیشہ نہ دیکھا آج تک
ان کی صنعت کا یہاں کاغذ نہ آیا آج تک

۴۶۴۔ آبِ زمزم ٹین کی کپی میں آتا ہے یہاں
بن سکیں ان سے نہ ریگستان میں بھی شیشیاں

۴۶۵۔ کیمیاں ہوں گی کہیں سے ٹین جب پائیں گے
جھالنے کو کچھ نہ ہو منہ دیکھتے رہ جائیں گے

۴۶۶ بمبئی میں نل سے پانی بھر رہا تھا ٹین ساز[1]
ہر جگہ زمزم بنانے کا بہت آساں ہے راز

۴۶۷ ان ممالک میں معادن ہیں بڑی کثرت کیساتھ
کام میں آتے نہیں وہ صنعت و حرفت کیساتھ

۴۶۸۔ مصر کی اعلیٰ روئی دنیا میں ہے مشہور شے
ملک کپڑے کی تجارت سے مگر معذور ہے

۴۶۹۔ مردہ ہے ان کی طبیعت دیکھنے کو زندہ ہیں
اک سوئی کیواسطے یورپ کے یہ شرمندہ ہیں

[1] ایک واقعہ چشم دید خود

۴۷۰۔ اہل یورپ بھیجتے ہیں مختلف اشیا یہاں
بکس ان کے دیکھئے اور خوبصورت شیشیاں

۴۷۱ شیشی جب ہو جائے خالی تو بھی ہوتی ہے عزیز
کام میں آتی ہے ایسی خوبصورت ہے وہ چیز

۴۷۲۔ برخلاف ان کے مسلمانوں کی اشیا دیکھئے
اک نظر انکی تجارت کا طریقہ دیکھئے

۴۷۳۔ بورے میں آتی ہے لپٹی ہوئی میلی کھجور
ہے یہ مقدار سلیقہ اور معیار شعور

۴۷۴۔ شکل میں تسبیح کی انجیر آتا ہے یہاں
ارتقا کی کل منازل اس سے ہوتے ہیں عیاں

۴۷۵۔ ہے عجب انگور کی چوبی پٹاری ایک شے
جسمیں خیاطی بھی اکثر گھاس کے تاگے سے ہے

۴۷۶۔ اونٹ کی جھلی کی کپی اب بھی ملتی ہے کبھی!
بعد اسکے کوئی بہتر شے نہ اب تک بن سکی!

۳۵۔ مسلم کی قدامت پسندی

۴۷۷۔ بہیش قدمی کے عوض یہ قوم ہے رجعت پسند
صرف ماضی دیکھتی ہے اوسکی طبع ارجمند

۴۷۸۔ جا رہی ہے فکر اصلاح و ترقی سے بعید
ذہنیت میں اوسکی بے وقعت ہے یہ دور جدید

۴۷۹۔ پا بگل ہو کر قدامت میں پڑی ہے ایک جائ
کس مرض کی اب وہ دنیا میں دوا ہے خود بتائے

۴۸۰ زور ہے باتوں میں باقی زندگی ہے ناتواں
دوسرے ہیں مرد میداں یہ فقط مرد زباں

۴۸۱۔ اب یہی حاکم ہیں جہاں افلاس انکا کم نہیں
خوگر آلام ہیں تکلیف کا بھی غم نہیں

۴۸۲ بے ہنر انسان ہر جا ہے فلاکت کا شکار
خوان اترے غیب سے رہتا ہے اسکو انتظار

۴۸۳ زندگی دنیا کی۔ جنت کی نہیں ہے زندگی
مشکلیں ہیں اس حیات چند روزہ میں بڑی

۴۰۴ ارتقا کی زور سے پہونچی ہے یہ دنیا کہاں
جا رہا ہے دور تر منزل سے مسلم کارواں

۴۰۵ تیز تر انسان کی پرواز ہے آواز سے
بے کبوتر آجکل آتے ہیں خط پرواز سے

۴۰۶ ہر طرف ہے عام بدکاری و اخلاقی زوال
پھر بھی اصلاح و ترقی کا نہیں ان کو خیال

۴۰۷ نفسی نفسی ہے نہیں تکلیف میں باہم مدد
نفع ذاتی کے لئے ہے کینہ و بغض و حسد!

۴۰۸۔ انفرادی کیفیت یہ دور کیسے ہو سکے
ملک میں انکے نہیں الفت کسے را باکسے

۴۰۹ زندگی میں کامرانی کا طریقہ کچھ نہیں!
سلطنت میں حکمرانی کا سلیقہ کچھ نہیں

۴۱۰ مثل آثار قدیمہ ہے مسلماں کا وجود
سب رواں ہیں تیز تیز اس پہ مسلط ہے جمود

۳۶۔ تغیرات عالم سے مسلمانوں کی بے التفاتی!

۴۹۱ ہے تحیر خیز ایجادات سے رنگِ جہاں
اس ترقی کے زمانے میں مسلماں ہیں کہاں

۴۹۲ بے حسی جب روز افزوں ہو تنِ بیمار میں
کیسے ہو امیدِ صحت اُسکے حالِ زار میں

۴۹۳ ہے بہت مایوس کن اس کی بقا کا اب سوال
ذہنیت کی اُس نے خود اصلاح کرلی ہے محال

۴۹۴ چار جانب شوق ہے اقدام اور ایجاد کا
اسکے حق میں جودت و جدت ہے بدعت ناروا

۴۹۵ اس زمیں سے دور بالاتر ہے مسلم کا قیام!
ایسی بے فکری کی دنیا ہے نہیں جس میں کام

۴۹۶ کر رہا ہے آج بھی جنسِ قدامت کا طواف
ذہنیت سے خود ہے وہ اپنی ترقی کیخلاف

۴۹۷ واعظو تم ہی بتادو یہ خدا کے واسطے
رہ گیا ہے کونسا جوہر بقا کے واسطے

۴۹۸ اے مسلمانو ہنر پیدا کرو یہ مفلسی؛
صرف اوراد و وظائف سے نہ جائے گی کبھی

۴۹۹ کاٹ دیں صدیاں بڑے آرام سے سوتے ہوئے
کٹ رہی ہے زندگی اب رات دن روتے ہوئے

۵۰۰ بے لیاقت بے بضاعت حوصلہ ہمت نہیں
کرسکیں اپنی مگس رانی بھی یہ قوت نہیں

۵۰۱ اب ہیں بالادست وہ اقوام جو تھیں زیردست
جنگ کا کیا ذکر کھاتے ہیں یہ باتوں میں شکست

۵۰۲ درد کا درماں ہے ان کے پاس بس ماضی کی یاد
باغ عالم میں ہے گل چینی مسلماں نامراد

۵۰۳ بادشاہی یا گدائی پر ہوئی دنیا تمام
رہ گئے ان کے لئے باقی فقط یہ دو مقام

۵۰۴ جب توجہ آفرینش کی صنائع پر نہیں
ایسے لوگوں کو خدا نے کس لئے دی یہ زمیں

۳۷ افلاس کے بدولت

وطن اور ایمان کی تباہی!

۵۰۵ قدر ہے اُسکی زمانے میں ہنر ہی جس کے پاس
اقتدار اُس قوم کا ہوتا ہے زر ہی جسکے پاس

۵۰۶ لوگ ہیں زردار جس میں ملک ہو وہ زوردار
رہتے ہیں مفلس ہمیشہ خوار و بیروں از شمار

۵۰۷ عالموں نے ترک دنیا کا دیا تھا جو سبق
آج تک پیش نظر اسکے وہی ہے اک ورق

۵۰۸ نعمتوں کی جب مسلماں نے نہ کوئی قدر کی
آخر اس کفران نعمت کی سزا اسکو ملی

۵۰۹ جیسے اقبال گزشتہ کا فسانہ ہوگیا
گرتے گرتے بھی مسلسل اک زمانہ ہوگیا

۵۱۰ کیا کریں مسلم بڑی تعداد میں بیکار ہیں
زر ملے قربانیوں کے واسطے تیار رہیں

۵۱۱ جنگ میں دشمن کے کام آتی ہے انکی مفلسی
زر انھیں جب دیدیا جو بات چاہی ہوگئی

۵۱۲ قومِ مسلم کی یہ کم زوری بہت مشہور ہے
تنگ دستی کے سبب وہ عاجز و مجبور ہے

۵۱۳ جنگِ اعظم اولیں میں تھے عرب زر کے غلام
اس کا لالچ دیکھ دشمن نے نکالا اپنا کام

۵۱۴۔ ملک بیچا اپنی آزادی کے دشمن ہو گئے
خود لگائی آگ گھر میں خود ہی ایندھن ہو گئے

۵۱۵ پاسبانِ کعبہ تھے زر کے لئے دشمن نواز
شاید اب پھر بیچ دیں سو مرتبہ ملک حجاز

۵۱۶ تنگ دستی کے سبب مسلم ممالک ہیں تباہ
زر وہاں جاتا ہے اول بعد دشمن کی سپاہ

۵۱۷ ہاتھ میں لانا مسلماں کا بہت آسان ہے
زر اگر ملتا ہو پھر ایمان تک قربان ہے

۵۱۸ حلقۂ دینی پہ بھی افلاس کا ہے یہ اثر
بیشتر فتوے بدل جاتے ہیں جب مل جائے زر

۳۸۔ پستیِ اخلاق

۵۱۹ قابل صد گریہ ہے مسلم کا اخلاقی زوال
بد سے بدتر ہو رہا ہے اُس کے کیریکٹر کا حال

۵۲۰ ایسی اشیا کے بنانے کی اُسے ہوتی ہے فکر
شرم آتی ہے یہاں کرنے میں جنکا صاف ذکر

۵۲۱۔ نسخہ تسخیر اعلیٰ ہے کسی عامل کے پاس
ہیں مقوی ادویہ ناگفتہ بہ کامل کے پاس

۵۲۲ بدتریں اطوار کی ہے ایسی باتوں میں جھلک
مشتہر کرتے ہیں انکو مذہبی اخبار تک

۵۲۳۔ سرورق کو دیکھ کر اندر صحافت دیکھیے
دعوئے اصلاح پڑھیے اور یہ خدمت دیکھیے

۵۲۴۔ مدعی اصلاح کے بنکر بتاتے ہیں یہ راہ
مثل سایہ نور کے ہمراہ ہے رنگ سیاہ

۵۲۵ اک نمائش ہے یہ قال اللہ اور قال الرسول
سامنے زر کے پھسل جاتے ہیں دعوے اور اصول

۵۲۶ قدر و قیمت آدمی کی اُس کی کیریکٹر سے ہے
مرتبہ اسکا نہ پوشش سے نہ اسکے زر سے ہے

۵۲۷ خدمت ایسی کر رہی ہیں صوفیانِ نیکنام
دیکھئے آیات قرآنی کا یہ ہے احترام

۵۲۸ انکا ہر تعویذ ہے تسخیر میں مثل فسوں
ہوتے ہیں مطلوب خود قدموں پہ آکر سرنگوں

۵۲۹ ہے عدالت میں وہ نسخہ کامیابی کی دلیل
کیا ضرورت کوئی اپنے ساتھ لیجائے وکیل

۵۳۰ جتنے ہوں بے روزگار انکو یہ پہونچا دو پیام
مول لیں تقدیر ان سے ہونگے وہ سب شادکام

۵۳۱ انکا اک تعویذ ہے ہر امتحاں میں بے نظیر!
کیا عجب ڈر جائیں اس سے قبر میں منکر نکیر

۵۳۲ مغربی مرد و جواں ہمت سے مرد کامیاب
اپنے گھر میں یہ بناتے ہیں شباب آور خضاب

۳۹ انتہائی زوال کی حالت

۵۳۳ مرکز تہذیب عالم تھی کبھی جو سرزمیں
آج اُس میں جز تباہی ابتری کچھ بھی نہیں

۵۳۴ سلطنت میں جب زوال آیا ہنر کوئی نہ تھا
کارواں صحرا میں گم تھا۔ راہ بر کوئی نہ تھا

۵۳۵ کاہلی میں قوم پڑ کر علم و فن کھوتی گئی
خوبیاں غائب ہوئیں حالت ردی ہوتی گئی

۵۳۶ حوصلے سب مر گئے جدت نہیں جودت نہیں
خون میں حدت نہیں ہر قلب میں ہمت نہیں

۵۳۷ اس مرض کی کیسے قسمت چارہ سازی کر سکے
ایک بھی جوہر نہیں ہے جو تلافی کر سکے

۵۳۸ حق کسی کا کیا ہے اس دنیا میں ہو کر بے ہنر
خود نہیں کرتا مسلماں اپنی حالت پر نظر

۵۳۹ اپنی قیمت کی حقیقت کو اگر وہ جان لے
امت مسلم صداقت اس بیاں کی مان لے

۵۴۰ بے عمل رہنے سے وہ دنیا میں اب بیکار ہے
اک تماشائی ہے خالی رونق بازار ہے

۵۴۱ دوسری قومیں ہوئیں بالا ہنر کے زور سے
ہو گئے محکوم حاکم سیم و زر کے زور سے

۵۴۲ زیست میں حسنِ عمل یہ ہو رکھو مرنے کی فکر!
کیوں نہ آئے موت اُسے جب کام کر نیکا ہو ذکر

۵۴۳ رزق پاتے ہیں سبھی اہل ہنر اور بے ہنر
کوئی محنت سے کماتا ہے تو کوئی مانگ کر

۵۴۴ جب نہیں توفیق اُس میں کام کرنے کے لئے
زندگی ملتی ہے گویا صرف مرنے کے لئے

۵۴۵ کام اے مسلم وہ کر پھر نام ہو اسلام کا
شرم ہے تیرے لئے خود ننگ ہو اس نام کا

۵۴۶ زندگی جس کا نہ ہو باقی وقار و احترام
یا وہ باعزت بنے یا آج ہو جائے تمام

۴۰۔ تنظیم اور ضابطہ کا فقدان

۵۴۷ ضابطے سے کام کرنے میں ہیں تکلیفیں ہزار
خدمت قومی میں بد انتظمی عموماً ہے شعار

۵۴۸ کوئی ادنیٰ بھی ادارہ ہو یہ دیکھا اوسکا حال
خود ہے مشرق میں مگر مغرب میں ہے زر کا سوال

۵۴۹ گو ضرورت ہو مقامی بنتی ہے وہ مرکزی
حلقہ بندی کی نہ دیکھی کام میں خوبی کبھی

۵۵۰ ہے عجب مسلم تیامی کے لئے یہ انتظام
منتظم خود لیتے ہیں دریوزگی کا اون سے کام

۵۵۱ نام سے اون کے کہیں کر لیتے ہیں قائم مکاں
لا کے زر کل ہند سے بچے چلاتے ہیں دکاں

۵۵۲ اپنے مطلب کیلئے عمال کی ہے یہ روش
کرتے ہیں انکی گدائی سے وہ اپنی پرورش

۵۵۳ شرم ہے بیت الیتامیٰ نام اور یہ کیفیت
بچے پاتے ہیں وہاں دریوزگی کی تربیت

۵۵۴ سیکڑوں اس ملک میں قائم ہیں نصرانی مشن
گاؤں تک گورکشنو نہیں رکھتے ہیں اہل وطن

۵۵۵ انکو دیکھو اور یتامیٰ کا یہ انکا انتظام
یہ بھی اک پیشہ ہے جسکا خدمتِ قومی ہے نام

۵۵۶ مال مسجد تک کا ہے اللہ والوں کو حلال
بیشتر اوقات بدنظمی کی ہیں بیّن مثال

۵۵۷ تنفقو[1] کے حکم کی تعمیل یہ تنظیم ہے
ہے گدائی لوٹ یہ خیرات کی تقسیم ہے

۵۵۸ واعظو اب بھی خدارا صورت تنظیم ہو!
تاکہ موروثی گداگری حرفتی تعلیم ہو

۵۵۹ مستحق محروم ہیں اس بے تکی خیرات سے
شرم آنا چاہئے ہم سب کو ان حالات سے

۵۶۰ سب سفر کرتے ہیں محنت کی کمائی کے لئے
چھوڑتا ہے مسلم اپنا گھر گدائی کے لئے

---

[1] پارہ چہارم ابتدائی آیۃ۔ لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

۱۴۱- گداگری!

۵۶۱ جب پڑے تکلیف میں مسلم وہ بنتا ہے فقیر
زندگی محنت کی ہو جاتی ہے دشوار و حقیر!

۵۶۲ پیشہ دریوزگی نے پائی مسلم سے جلا
اس سے بہتر اور آساں زر نہیں حیلہ ملا

۵۶۳ وعظ میں خیرات کا پہلا مقرر ہے سبق
ہوگا شاید اس زمیں کا ورثہ درویشوں کا حق

۵۶۴ مانگنا نام خدا پر داخل حسنات ہے
ہر گدائے پیشہ ور کی پرورش خیرات ہے

۵۶۵ کیا شرائط مانگنے کی ہیں نہیں ان کا بیاں
پھرتے ہیں سیاح بن کر سائلوں کی کارواں

۵۶۶ تندرستوں نے کیا ہے اک یہ پیشہ اختیار
کسب روزی کیلئے محنت ہے ان کو ناگوار

۵۶۷ موجب برکات ہوتی ہے صدائے سائلاں
پرورش سے انکی خوش ہوتا ہے رب دو جہاں

۵۶۸ یہ عقیدہ ہے فقیروں کی دعا مقبول ہے
جب نہ ہو ان کی وساطت التجا مجہول ہے

۵۶۹ جمع ہیں ہر چند ان لوگوں میں دنیا کے عیوب
پھر بھی مہر نیم روز انکا نہیں ہوتا غروب

۵۷۰ ہیں یہ لوگ اللہ والے جبر ہے جائز او نہیں
ہم پہ سختی بھی کریں تو صبر ہے لازم ہمیں

۵۷۱ بے عمل ہے اس جہاں میں گو فقیروں کی حیات
انکی برکت اور دعا سے ہے یہ قائم کائنات

۵۷۲ گو نہیں ملتی ہے ڈھونڈھے سے بھی خوبی انمیں ایک
مانگنے والے کمانے والوں سے تاہم ہیں نیک

۵۷۳ کرتی ہے خیرات پیدا جب فقیروں میں فتور
لینے والوں سے ہی بڑھکر دینے والوں کا قصور

۵۷۴ واعظو یہ بھی تمہارے سوچنے کی بات ہے
کسکی یہ امداد ہے ۔ کیا مصرف خیرات ہے

۴۲۔ دریوزگی کا عروج

خودداری کا زوال!

۵۷۵ سورۂ طٰہٰ میں ہے یہ صاف فرمانِ خدا!
رزق کی تنگی ہے نافرمانیوں کی ہے سزا

۵۷۶ لوگ ایسے ہوں گے اعمیٰ حشر کے میدان میں
اُس جہاں میں بھی رہیں گے ہر طرح نقصان میں

۵۷۷ امتِ مسلم کی خودداری گئی خیرات سے
چھوڑ دی محنت گذر ہونے لگی صدقات سے

۵۷۸ کسبِ روزی کا نہیں کوئی سلیقہ اور ہنر
ہوتے جاتے ہیں زیادہ سائلانِ پیشہ ور

۵۷۹ کل ذرائع صنعت و حرفت کے جب کافور ہوں
کیوں نہ مسلم پھر گدائی کے لئے مجبور ہوں

۵۸۰ اور ملکوں میں ہیں قائم کارخانے صنعتی!
ہیں گدائی کے عوض اونمیں مشاغل حرفتی

۵۸۱ جب نہ ہوں روزی کمانے کے طریقے ملک میں
لوگ مفلس ہو کے پھر سائل نہوں تو کیا کریں

۱؎ سورہ طٰہٰ رکوع ۶ پارہ ۱۶۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

۵۸۲ اشرف المخلوق ہے انسان دانش کے سبب
اس صفت سے اور حیوانات ہیں محروم سب

۵۸۳ کوئی بتلائے ہمیں ملک عرب کی ایک چیز
جس سے ہو معلوم کیا انکا ہنر ہے کیا تمیز

۵۸۴ ہے تبرک کیلئے حج میں مقامی شے محال
اب وہاں ہے دست کاری کی جگہ دست سوال

۵۸۵ سال میں اچھی کمائی کرتے ہیں حج میں عرب
اپنے دھندے چھوڑ کر درویش بن جاتے ہیں سب

۵۸۶ کیا یہی خیرات ہوگی باقیات الصالحات
ہیں نتائج جس کے یہ بربادی دور حیات

۵۸۷ عام چندوں سے بنی تھی جو عرب میں ریلوے
حاجیوں کو تا سفر میں اس سے کچھ راحت ملے

۵۸۸ کام میں لائے عرب اتنی لیاقت ہی نہیں
کیا کریں گے مانگنے سے انکو فرصت ہی نہیں

۴۳- مسلم مہاجرین کی شانِ ہجرت

۵۸۹ حکمِ قرآں ہے رہو آفات میں ثابت قدم
صابر و رابطؔ یہ ہے اللہ کا لطف و کرم

۵۹۰ اسکی یہ تعمیل ہے جب ہو فضا ناخوشگوار
چھوڑ کر اپنا وطن فوراً مسلماں ہیں فرار

۵۹۱ ہو فضا قدرے مکدر باختہ ہوتے ہیں ہوش
بیچ کر گھر بھاگتے ہیں وہ بہ یک بینی دو گوش

۵۹۲ اک عجب ہے شان انکی جب یہ ہوتے ہیں رواں
کچھ نہیں معلوم جا کر یہ کریں گے کیا وہاں

۵۹۳ وقتِ ہجرت کچھ نہیں ہے سیم و زر علم و ہنر
دشت میں گم ہو کے پھر پاتے نہیں راہ گزر

۵۹۴ عیش بے محنت کہیں مل جائے رہتی ہے تلاش
ڈھونڈھتے ہیں ملک ایسا مفت دے ان کو معاش

۵۹۵ بے ہنر جائے کہیں بیکار ہے اسکا سفر!
ہے درختِ خشک سے بے سود امید ثمر

لہ سورۂ آل عمران آخری آیۃ یاایھا الذین آمنوا الصبرو و صابرو ورابطو

۵۹۶ جو نہیں رکھتے وطن میں کسب روزی کا شعور
لوگ ایسے کیا کریں گے جا کے اپنے گھر سے دور

۵۹۷ کر کے ہجرت دوسرے اس شان سے آئے یہاں
مول لینا چاہتے ہیں ہم سے دوکان و مکاں

۵۹۸ بے ہنر کے واسطے پردیس سے بہتر ہے گھر
ہو کہیں حنظل بدل سکتا نہیں اپنا ثمر

۵۹۹ فرق ہے اہل ہنر اور بے ہنر کے درمیاں
صاف آئیگا نظر دنیا میں تم جاؤ جہاں

۶۰۰ تنگ دستی نے کیا مسلم کو اس درجہ حقیر
جب ہوا آمادۂ ہجرت چلا بن کر فقیر

۶۰۱ دولتِ علم و ہنر غایب ہے خالی ہاتھ ہے
اک تبرک صرف کشکولِ گدائی ساتھ ہے

۶۰۲ قلب سکے کو کہیں لیجاؤ چل سکتا نہیں
عام یہ آئین قیمت ہے بدل سکتا نہیں

۴۴ علما کی ان حالات سے بے التفاتی!

۶۰۳ عالموں کو ہر نئی تعلیم سے ہے احتراز
بلکہ ان کی رائے میں مشکوک ہو اس کا جواز

۶۰۴ بیشتر انکی طریق خاص پر ہے گفتگو
کسب روزی کی نہیں ہو جسمیں کوئی رنگ و بو

۶۰۵ کار دیں تنظیم سے کرنا انھیں آتا نہیں
فرقہ بندی کا جو انہیں شوق ہے جاتا نہیں

۶۰۶ زندگانی میں عمل کا مختصر معیار رہے
باقی یہ دنیا مسلماں کے لئے بیکار رہے

۶۰۷ رہتے ہیں دنیا میں دنیا سے مگر ہیں بے خبر
آنکھ ہو لیکن نہیں اسمیں توازن کی نظر

۶۰۸ واقفیت تنگ ہے وسعت نہیں ہے وعظ میں
نام تک مسلم ممالک کے نہیں معلوم انھیں

۶۰۹ کچھ بھی ہو جائے نہ ہمدردی نہ تلقینِ مدد
"بر سرِ فرزندِ آدم ہر چہ آید بگزرد"

۶۱۰ جوہر ذاتی نہ ہو جس شخص میں انسان نہیں
اس جہاں میں اسکی ہستی برتر از حیوان نہیں

۶۱۱ دستکاری قید میں کرتی تھی اٹلی کی سپاہ
جب گئی واپس تھا اوسکے پاس کافی زاد راہ

۶۱۲ جوہر ذاتی ہی کام آیا ہی جب وقت آ پڑا
مدتوں مٹی میں رہکر بھی نہیں ہیرا سڑا

۶۱۳ چور کا خطرہ نہیں ظالم کا اندیشہ نہیں
ساتھ ہے انسان کے ہر وقت وہ جائے کہیں

۶۱۴ ایک چھوٹا ملک یورپ میں سوئٹزرلینڈ ہے
ساختہ اسکی گھڑی عالم میں ہے مشہور شئے

۶۱۵- دیکھئے یورپ کی صنعت کیمیا سے بڑھ گئی
سیم و زر سے قیمتی ہے آہنی جیبی گھڑی

۶۱۶ کوئی پہلو چاہئے علم و ترقی کا ضرور
زندگی کا یہ تلاطم ہو سکے جس سے عبور

۴۵۔ مساجد میں نزاعات

۶۱۷ جتنے فتنے ہیں مساجد میں نہیں بازار میں
اختلاف رنگ ہر گل میں نہیں ہے خار میں

۶۱۸ سجدۂ خالق میں جھگڑا ہے کہیں تقلید کا
پارہ پارہ ہے جماعت نام ہے توحید کا

۶۱۹ ایک واعظ دوسرے کا وعظ سن سکتا نہیں
ایک مسجد میں رہیں دو ساتھ۔ یہ دیکھا نہیں

۶۲۰ حیف آپس میں نہیں ہیں یہ موحد متحد!
ہر دلو ہیں کشمکش کے ساتھ خود رائی و ضد!

۶۲۱ ہر مسلماں میں اخوت کی جگہ خوئے حسد
دل میں بغض و کینہ لب پر قل ہو اللہ احد

۶۲۲ گندہ نیت ہو تو ہو گی کسطرح اطہر صلواۃ
کرتی ہے تنہی عن الفحشاء والمنکر صلواۃ[1]

۶۲۳ دست سائل خانۂ اللہ میں بھی ہے دراز!
ہوتی تھی پاپوش گم۔ جانے لگی اب جانماز

[1] اکیسواں پارہ ابتدائی آیتہ

۶۲۴ کب مسلماں کا نظر آئے گا حسن انتظام
دیکھئے کب اسکی بیت المال کا ہوگا قیام

۶۲۵ ساتھ ہے تنظیم کے اسلام میں حکم زکوٰۃ
ضابطہ معدوم ہے ہر سو ہے اپنی اپنی ذات

۶۲۶ ہر ادارہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ حقدار ہے
جو طریق صرف اُسکا ہے وہی معیار ہے

۶۲۷ عالموں نے اس فریضہ کی نہ کچھ تنظیم کی
حکم قرآں کا سنا یا کچھ لیا اور راہ لی

۶۲۸ واعظو لوگوں کو جنت میں نہ ہوگا کوئی کام
جو ہر ذاتی دکھانے کے لئے ہے یہ مقام

۶۲۹ اس جہاں کی زندگی ہے کام کرنے کیلئے
یہ نہیں خلد بریں آرام کرنے کے لئے

۶۳۰ بے تفکر بے مشقت زندگی جنت میں ہے
راز سب کی کامرانی کا یہاں محنت میں ہے

۴۶ : مواعیظ میں ماحول سے بے التفاتی

۶۳۱ برسرِ منبر نصیحت جب کبھی واعظ نے کی
سب کہا لیکن نہیں وہ بات جو کہنے کی تھی

۶۳۲ ہر نمازی کیلئے مسجد میں تلقینِ صلواۃ
مفلسوں میں ہوتی ہیں تبلیغ احکام زکوۃ

۶۳۳ گفتگو میں ہر فقط خیرات کا رہبت رہیں
کسب روزی و ہنر کا ذکر اس میں کچھ نہیں

۶۳۴ فہم کے باہر ہیں جملہ آفرینش کے نکات
ارتقائے عام پر بالکل نہیں ہر التفات

۶۳۵ شان دریا کی ہو جتنک اسمیں ہر آب رواں
آب استادہ میں موجیں ہوں وہ موسیقی کہاں

۶۳۶ نوحہ غم سے نہ ہو گی درد کی چارہ گری
چاہئے اسکے لئے عقل و عمل کی زندگی

۶۳۷ ابتدا سے پڑ گیا پیچھے بہت تعلیم میں
ہو گیا دشوار۔ ہونا منسلک تنظیم میں

۶۳۸ دین و دنیا اسلئے رکھی گئی ہیں ساتھ ساتھ
زندگی کی رہ نمائی میں رہے دونوں کا ہاتھ

۶۳۹ ان کی دنیا ہے فقط جو گرد ہے ان کے زمیں
عالموں کے نظریہ میں اسلئے وسعت نہیں

۶۴۰ جب نہیں جغرافیہ تاریخ کی ان کو خبر
کیا بتائیں گے کہ ہیں الجیریا ٹیونس کدھر

۶۴۱ دے نہیں سکتے ہیں وہ جب ایسے مسائل کا جواب
ایک حل آسان ہے واللہ اعلم بالصواب

۶۴۲ مقتضائے وقت ہے عالم پڑھیں علم جدید
تاکہ ہوں انکے وعظ میں داخل تدابیرِ مفید

۶۴۳ متحد ہو کر کریں تدبیر احسن اختیار
قوم کی کشتی نکالیں مل کے اس طوفاں سے پار

۶۴۴ کب وہ سمجھیں گے یہ دنیا عالمِ اسباب ہے
کامرانی ہے عمل سے ورنہ پیچ و تاب ہے

۴۷ - جدید ترقیات کے نسبت علما کا خیال

---

۶۴۵ مغربی کو نشاں ہر دوری کام میں حائل نہ ہو
عالموں کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ زائل نہ ہو

۶۴۶ تار ٹیلی فون ہو یا ریڈیو فستو ٹی یہ ہے
کار دیں میں معتبر ایسی نہیں ہے کوئی شے

۶۴۷ انکا کہنا ہے کہ شاید جھوٹ ہو ان کی خبر
عالموں کو اس لئے ہے ان سے فتوے میں حذر

۶۴۸ اِنّ بعضَ الظّن اثم[1] صاف ہے اسلام میں
ہادیان دیں اسے لاتے ہیں لیکن کام میں

۶۴۹ جب کہیں دریا پہ پڑ جائے تباہی میں جہاز
ریڈیو ہوتا ہے اس حالت میں اسکا کارساز

۶۵۰ منحصر ہے تار پر دنیا کا موجودہ نظام!
اسکو خارج کر کے چل سکتا نہیں ہے اس کا کام

۶۵۱ حوصلہ ہمت ترقی کا مسلماں کو نہیں
پر لگا کر ہیں رواں سوئے فلک اہل زمیں

---

(۱) سورہ نجم رکوع ۲ - اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا
(۲) سورہ حم سجدہ رکوع ۲ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

٦٥٢ تار برقی ریڈیو اینتھر نہیں خالی قیاس
ہیں یہ اشیا آج دنیا میں ترقی کی اساس

٦٥٣ رائے ہو جائے غلط ان ہیں مگر دھوکا نہیں
واعظوں نے اس حقیقت کو کبھی سوچا نہیں

٦٥٤ ہونگی ان لوگوں پہ ظاہر ارتقا کی خوبیاں
جب انھیں لیجائیں گی حج کو ہوائی کشتیاں

٦٥٥ بیٹھ کر ام القریٰ میں جب کریں گے گھر سے بات
انکو پھر معلوم ہوں گے ریڈیو کے کچھ صفات

٦٥٦ اس فضا میں بھی حرم کی برکتیں ہیں بیکراں
روز آتی ہے مسلسل اس میں کعبہ کی اذاں

٦٥٧ مژدۂ تکبیر ہے ہر جا اُسے سن لو کہیں!
کیا کریں واعظ کہ دل میں شوق سننے کا نہیں

٦٥٨ دیر سے حاصل ہوا آواز لکھنے کا کمال
ورنہ سنتے آج بھی ہم شوق سے بانگ بلال

۴۸ = ایجادات پر متضاد فیصلے

۶۵۹ مسجدوں میں عام ہر یورپ کی گھڑیوں کا جواز
وہ بتاتی ہیں مسلمانوں کو اوقات نماز

۶۶۰ بن سکی مسلم ممالک میں نہ ابتک ایسی چیز
گو ضروری ہر نہیں اسکے بنانے کی تمیز

۶۶۱ وقت ہو دریافت کیسے جب ہو بارش کی جھڑی
دیکھتے ہیں مولوی اسوقت یورپ کی گھڑی

۶۶۲ ابر میں یورپ کی ساعت کا ہر پورا اعتبار
ہر سحر افطار کے اوقات کا اس سے شمار

۶۶۳ مسجدوں میں روشنی برقی ہر پنکھے جابجا
دور تک آواز پہونچائے وہ آلہ ناروا

۶۶۴ جیسے عینک دیتی ہر ضعف بصارت میں مدد
لاوڈ اسپیکر سے ملتی ہے سماعت میں مدد

۶۶۵ شرع سے ایمان کا شاید کوئی نقصان ہے
خطبے سے خارج رہو واعظ کا یہ فرمان ہے

۶۶۶ ریڈیو پر منحصر ہے جنگ تک کا کاروبار
چاند کی اس سے خبر آئے تو ہے بے اعتبار

۶۶۷ تعقلون[1] بار بار اللہ کا فرمان ہے
اور لحن[2] القول ہی بھی شرع میں پہچان ہے

۶۶۸ کیا ہی امرِ واقعی اس کی نہیں ہے جستجو
تار ٹیلی فون سے جائز نہیں یہ گفتگو

۶۶۹ قطب کی دریافت میں بھی ہاتھ تھا سائنس کا
جب ہوا ایجاد مقناطیس سے قبلہ نما

۶۷۰ عالموں کے علم کی ہم دیکھتے ہیں یہ بہار
آیتِ حق ایک اقسام روایت بے شمار

۶۷۱ جب بیاں کرنے میں مطلب رب کے احکامات کا
ان کا اک دریا ہی توجیہات و تاویلات کا

۶۷۲ ہو گیا جائز امیروں کے لئے حج بدل!
کیا عجب دیگر فرائض کا بھی حل آئے نکل

---

[1] سورہ یوسف رکوع ۱ — اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
[2] سورہ محمد رکوع ۴ — وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ

۴۹ ۔ تعلیم سائنس کی مخالفت

۶۷۳ کردیا ایجادِ نو نے فاصلوں کو مختصر
ان ہوائی کشتیوں سے ہو گا اب حج کا سفر

۶۷۴ حاجیوں کیواسطے سائنس نے خدمت وہ کی
جو مسلمانانِ عالم سے نہ اب تک ہو سکی

۶۷۵ قوتیں اور صنعتیں رب نے بنائی ہیں تمام
اُن سے کرنا تجربے سائنس کا اتنا ہے کام

۶۷۶ علمِ تحقیقات سے واقف نہیں علمائے دیں
شئے نئی پیدا نہ خود سائنس کر سکتا نہیں

۶۷۷ وہ اگر سائنس پڑھتے یہ نہ ہوتا نظریہ
اسکے نسبت مختلف ہوتا پھر ان کا فیصلہ

۶۷۸ عالموں سے یہ مسائل جب نہیں ہوتے ہیں حل
اس ترقی کو سمجھتے ہیں وہ شیطانی عمل

۶۷۹ شل اوروں کے مسلماں کو بھی آنکھیں حق نے دیں
لیکن اسکے پاس اب چشمِ حقیقت میں نہیں

۶۸۰ واعظوں کو پہلے انگریزی میں کفر آیا نظر
انکے کہنے سے مسلماں نے کیا اس سے حذر

۶۸۱ بعد میں نور نظر خود انکے قائل ہو گئے
جا کے انگریزی مدارس میں وہ داخل ہو گئے

۶۸۲ اس نئی تعلیم پر واعظ کا یہ ارشاد ہے
اُس کا پڑھنا اور پڑھانا کفر اور الحاد ہے

۶۸۳ کیوں نہ مسلم علم و فن میں ساتھ دنیا کے رہے
ہو کے جزوِ کارواں کیوں گرد رہ ہو کر چلے

۶۸۴ وسعت سائنس ہے مثل فسون سامری
وعظ میں آتی نہیں شانِ عصائے مولوی

۶۸۵ رک نہیں سکتی یہ رفتار ترقی اب یہاں
آ رہے ہیں اسکے پیچھے ہیں تمام اہل جہاں

۶۸۶ وہ عصا آئے کہاں سے اب نہ آئے گا نبی
مولوی کچھ بھی کریں آخر رہیں گے مولوی

۵۰- زوالِ مسلم کے حقیقی اسباب

۶۸۷ اس مرض کی بیشتر سب نے غلط تشخیص کی
وجہ کیا ہے کل خرابی کی نہیں تخصیص کی

۶۸۸ واعظوں نے یہ کیا معلوم نبض قوم سے
یہ مرض پیدا ہوا ترک صلوٰۃ و صوم سے

۶۸۹ حالت دینی مسلماں کی ہے البتہ خراب
یہ مگر ہے کاہلی اور ترک محنت کا عذاب

۶۹۰ واعظوں کو جب نظر آیا یہ پستی کا سبب
یہ نہ سوچا کیا ہے خود کی تنگ دستی کا سبب

۶۹۱ وہ نمازی نیک بندے اور روزہ دار ہیں
کیوں مرض زائل نہیں وہ بھی تو خود بیمار ہیں

۶۹۲ کیوں موحد کیلئے نازل ہوئی رب کی سزا
کیا کیا ہے غیر مسلم نے جو پائی یہ جزا

۶۹۳ رحمتِ حق عام ہے اس میں نہیں کوئی کمی
کوشش و کاوش مگر رکھی گئی ہے لازمی

۶۹۴ ہے مساوی سب کا حق مہالی ہو یا دیندار ہو
کامرانی اسکی ہے محنت میں جو سرشار ہو

۶۹۵ جملہ قوموں کیلئے وہ چشمۂ الطاف ہے
وہ خدا سب کا ہے اسکے ہاتھ میں انصاف ہے

۶۹۶ زندگی میں کوئی ہے ناکام کوئی کامراں
آگے ہر اک اپنی دنیا خود بناتا ہے یہاں

۶۹۷ قابلیت سب کو دی ہے آگے بڑھنے کیلئے
ارتقا کی سیڑھیاں رکھی ہیں چڑھنے کیلئے

۶۹۸۔ سیم و زر رب نے نہیں رکھا زمیں کی سطح پر
ڈھونڈھنے والا اسے پاتا ہے مٹی کھود کر

۶۹۹ آسماں سے کردیا بارش کا اس نے انتظام
فرض ہے بندوں کا محنت سے کریں کھیتی کا کام

۷۰۰ تخم ریزی کر کے پھر امید رحمت چاہیئے
ہر دعا کے ساتھ کوشش اور محنت چاہیئے

۱؎ سورہ نجم رکوع ۲ پارہ ۲۷۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

۵۱- توکل بے محنت

۷۰۱ بارشِ رحمت سے چوپایوں کو ملتی ہے غذا
قوتِ انساں بشیز ہے اس کی محنت کا صلہ

۷۰۲ جب نہ لوہا کام میں آئے تو لگ جاتا ہے زنگ
آدمی کے ذہن پر لاتی ہے بیکاری یہ رنگ

۷۰۳ ترک ہے تعلیم تو مسلم ترقی کیا کریں
کیسے آئے تیرنا جبتک نہ پانی میں گھسیں

۷۰۴ ذہنِ مسلم کی بیکاری یہ لائی ہے اثر
ذہنیت میں اسکی اب باقی نہیں قدرِ ہنر

۷۰۵ اپنی حالت دیکھکر بھی وہ نہیں ہوتا خجل
حس نہ ہو جس دل میں اسکا نام کبتک ہوگا دل

۷۰۶ مفلسی ام الخبایث ہے یہ پہچانا نہیں
کسطرح وہ رفع ہوگی آج تک جانا نہیں

۷۰۷ روز بدتر ہو رہی ہے قوم کی درماندگی!
کیسے پوری ہوگی یہ صنعت تجارت کی کمی!

۷۰۸ جب نہ لوگوں میں جوہر۔ ہے حکومت ناتواں
ملک ہے برباد اور مفلس ہے اسکا حکمراں

۷۰۹ شرق وسطی کی ہے یورپ کی رقابت خیریت
اسلحہ تک کیلئے اسمیں نہیں ہے مقدرت

۷۱۰ کیا مشاغل آج ہیں کوئی بتادے یہ ہمیں
کونسی وہ خوبیاں ہیں فخر ہے جن پر انھیں

۷۱۱ کہتے ہیں واعظ جو اس فکرِ ترقی کو برا
آج تک انکو نہ سوجھا کوئی بہتر راستا

۷۱۲ انکی یہ تلقین ہے ذلت میں بھی قانع رہو
غیب سے سب کام ہو جائیں گے تم کچھ مت کرو

۷۱۳ اہل یورپ صنعتوں سے ہو رہے ہیں مستفید!
ہے پے دریافت انکی کوشش و کاوش شدید

۷۱۴ اب وہ کوشاں ہیں ستاروں سے ہو قائم ارتباط
دیکھئے یہ حوصلے انساں کے اور اس کی بساط

۵۲ مناظرِ عالم سے سبق آموزی

۱۵۔ اے مسلمانو مناظر سے سبق حاصل کرو
ساتھ دنیا کے چلو اپنے کو اس قابل کرو

۱۶۔ رب نے سب کو دولتِ عقل و خرد کی ہے عطا
ہے قصور اس قوم کا جس نے نہ کام اس سے لیا

۱۷۔ ذہنیت سے کوئی پس ماندہ ہے کوئی کامراں
عقل و دانش کا ہر اک کی ہو رہا ہے امتحاں

۱۸۔ چشم میں بینائی دل میں قوت ادراک ہے
جو نہ لائے کام میں انکو وہ ہستی خاک ہے

۱۹۔ آجتنک ہم نے نہ جانی قدر و قیمت وقت کی
اونٹ گاڑی کیسے موٹر کی کرے گی ہم سری

۲۰۔ ہر طرف عالم میں تبدیلی ہے کس تیزی کیساتھ
روز اک ایجاد نو ہے حیرت انگیزی کیساتھ

۲۱۔ جس سفر میں ختم ہوتا تھا ہم جز و حیات!
اب وہی قطع مسافت ہوگئی گھنٹوں کی بات

۷۲۲ دیکھ کر موٹر نظر سے ریل گاڑی گر گئی!
موٹروں کی ہر ایرشپ سے ہوا اکھڑی ہوئی

۷۲۳ کوئی شئے رہتی نہیں ہر دیر تک اک حال میں
کہہ نہیں سکتے ہیں حالت ہوگی کیا دس سال میں

۷۲۴ ہیں سفینے آہنی پرواز میں جیسے پتنگ
کیا خبر دکھلائے گا کیا کیا زمانہ اور رنگ

۷۲۵ موج ایتھر دل کی حالت کا پتا بتلائے گی
ریڈیو سے نبض بیماروں کی دیکھی جائے گی

۷۲۶ روبرو بیمار کی تصویر تک ہوگی عیاں
اور معالج سے کرے گی حال اپنا خود بیاں

۷۲۷ چین میں ملاح ہوگا اور کشتی در فرنگ
وہ روانہ ہوگی پھر بھی ہر ترقی کا یہ رنگ

۷۲۸ جو بقا کا اہل ہوگا صرف وہ رہ جائے گا
باقی سب مٹ جائیں گے اک وقت ایسا آئیگا

۵۳ قدر انساں بمقدار ہنر!

۷۲۹ بے ہنر کا بزم عالم میں نہیں کوئی وقار
اسکی ہستی دوسروں کے ساتھ ہے مثل غبار

۷۳۰ ندرت تخلیق سے ہر چیز میں جوہر ہیں خاص
قیمتیں اشیا کی ہوتی ہیں بہ معیار خواص

۷۳۱ قاعدہ چوپایہ تک کیواسطے دنیا کا ہے
کارآمد جس قدر ہو اسکا درجہ اُتنا ہے

۷۳۲ ہیں مُبارک لوگ جنکی عقل کی ہوتی ہے نقل
وائے بر آناں نہیں ہے نقل کی بھی جن میں عقل

۷۳۳ ارتقا انسان کا دنیا میں پہونچا ہے کہاں
ابر و باراں کیلئے کوشش میں ہیں سائنس داں

۷۳۴ صانع قدرت کی صنعت کا ہے عالم میں ظہور
گھٹ رہی ہے ہر طرف ظلمت ترقی پر ہے نور

۷۳۵ ایکدن زیر زمیں دیکھے گی انساں کی نظر
کیا عجب سائنس سے ہو جائے پیدا یہ ہنر

۳۶۔ جنگ میں جب روم پر یورپ میں بمباری ہوئی
ابر میں سے پار آتا تھا نظر وہ شے بنی

۳۷۔ ہم نے بھی ایسا اگر پیدا کیا ہوتا ہنر
ابر میں انتیسویں کا چاند آجاتا نظر

۳۸۔ میوزیم میں صنعتی اشیا ہیں مسلم کی ہزار
رہ گئیں عالم میں وہ علم و ہنر کی یادگار

۳۹۔ خاص تھا تخلیق ایتھر سے خدا کا مدعا
آفریں ہے اہل یورپ نے اسے پورا کیا

۴۰۔ جیسے یہ جبز و ہوا ہے ندرتوں کی اک مثال
خاصیت میں اپنی ہر شے رکھتی ہے لاکھوں مثال

۴۱۔ قوتوں کا ایک دو اشیا میں جب سمجھے نظام
حکمتوں سے فاصلے منسوخ کر ڈالے تمام

۴۲۔ صانع قدرت نے جب اشیا میں رکھیں قوتیں
اسکا منشا تھا کہ بندے ان سے یہ سب کام لیں

قدرِ جوہر!

۴۳۔ اے برادر چاہیے رنگ زمانہ پر نظر
سیم وزر لوگوں کے گھر کا جا رہا ہے اب کدھر

۴۴۔ سکہ سیمیں کی اب بازار میں قیمت نہیں
جوہر ذاتی نہیں ہونے سے وہ وقعت نہیں

۴۵۔ نوٹ اور موجودہ سکوں میں تو کچھ رکھا نہیں
زر گراں ہے اسقدر۔ بازار میں ملتا نہیں

۴۶۔ تین آنہ بھر جو چاندی روپیہ میں رہ گئی
گھٹتے گھٹتے تین آنہ اس کی قیمت بھی ہوئی

۴۷۔ خوف ہے لوگوں کو اس قیمت کا بھی کیا اعتبار
شکل میں انکی نہیں آتی ہے دولت پائدار

۴۸۔ قیمت اشیا کی وہی ہے آج بھی جو پہلے تھی
کل خرابی یہ ہے سکہ میں نہیں قیمت رہی

۴۹۔ سکہ تک بے قدر ہے بے جوہر ذاتی یہاں
آدمی کیواسطے قانون قیمت ہے گراں

۵۰، ہیں یہ حالات زمانہ درسِ انساں کے لئے
چاہیئے جوہر کوئی دنیا کے ساماں کے لئے

۵۱، چل نہیں سکتی ہمیشہ سیم کے بدلے سفال
اس سبب سے آج ہی ہر سو گرانی کا یہ حال

۵۲، سب تجسس میں پڑے ہیں ارتقائے عام ہے
صرف مسلم اس جہاں میں ہر جگہ ناکام ہے

۵۳، ریڈیو سے کرتے ہیں اکناف عالم گفتگو
ذہنیت سے صرف مسلم ہے ترقی کا عدو

۵۴، ہو گیا ہے فطرتاً بیکار مسلم کا دماغ
شب میں اسکو روشنی بتلا نہیں سکتا چراغ

۵۵، پا شکستہ ہے وہ۔ رفتارِ زمانہ تیز ہے
اسلئے ہر پیش قدمی سے وہ پرہیز ہے

۵۶، دیکھئے کب ختم ہوگا قوم کا دورِ سیاہ
یہ غضب ہے ہوگئی ہے ذہنیت اس کی تباہ

۵۵ مسلمانوں میں ہنر کا فقدان!

۷۵۷ زندگی کا مقصد واحد نہیں تحصیل زر
زر نہو لیکن ضروری ہیں بہت علم و ہنر

۷۵۸ لازمی ہی کوئی جوہر خاص انساں کیلئے
جو سفینہ بن سکے امواج طوفاں کیلئے

۷۵۹ دیکھتے ہیں رہنمائے دیں فقط ریش اور لباس
یہ بھی دیکھیں کیا ہنر اب ہیں مسلمانوں کے پاس

۷۶۰ بے ہنر انساں نہیں ہی اس جہاں کے واسطے
چاہئے سامان بھی کچھ اس دکاں کیواسطے

۷۶۱ جس دکاں میں ہر طرف سے ہو نیا سامان بند
ایک دن آئیگا ہو جائیگی وہ دوکان بند

۷۶۲ بے عمل حاصل نہیں ہی کچھ بجز شرمندگی
کیسے ممکن ہی کہ ہو خالی دعا سے زندگی

۷۶۳ تخم ریزی پہلے ہے پھر فصل ملتی ہے یہاں
تخم ریزی ہی نہو تو فصل ہوتی ہے کہاں

۷۶۴ قوم مسلم ہے پریشاں شدتِ افلاس سے
اور قوموں کا تسلط دیکھتی ہے یاس سے

۷۶۵ وابتغو[۱] کا حکم تھا کی ترک فکرِ اکتساب
اسلئے اسکی دعا ہوتی نہیں اب مستجاب

۷۶۶ رحمتِ دیں نعمتِ حق ہے مگر دنیا کے ساتھ
فکر دنیا چاہئے اندیشۂ عقبیٰ کے ساتھ

۷۶۷ ذکر ماضی رہ گیا ہے فکر فردا کچھ نہیں
درس عبرت ہیں مناظر اور نتیجہ کچھ نہیں

۷۶۸ کیا کریں گھن لگ گیا ہے فہم اور ادراک میں
پھول کی وقعت نہیں رہتی خس و خاشاک میں

۷۶۹ گلشن عالم میں ہے گلہائے خنداں کی بہار
یہ ہیں مرجھائے ہوئے صورت ہے ان کی سوگوار

۷۷۰ جسطرف دیکھو نظر آئیں گے گھبرائے ہوئے
دوسری قوموں کی جلسوں میں ہیں شرمائے ہوئے

---

۱ سورہ جمعہ رکوع ۲ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ

حیات باوقار

۵۶

۷۱۔ زندگی اقوام کی ہوتی ہے خودداری کیساتھ
زندگی سے موت بہتر جب وہ ہو خواری کیساتھ

۷۲۔ قوم وہ زندہ ہے جسکے ساتھ ہو شان حیات
مردہ قوموں کیلئے بیکار ہے یہ کائنات

۷۳۔ جائزہ مسلم بھی اپنی زندگی کا لے کبھی
ہے تعجب اس کی دنیا اس طرح اب تک چلی

۷۴۔ اک ہنر ایسا نہیں حاصل ہو جس میں امتیاز
کس بھروسہ پر یہ دنیا سے ہوا ہے بے نیاز

۷۵۔ کیوں نہیں مسلم یہاں شانہ بشانہ سب کے ساتھ
ہے صلہ دینے میں یکساں یہ زمانہ سب کے ساتھ

۷۶۔ آزمائش کا زمانہ سخت تر آنے کو ہے
اہلیت جس میں نہیں وہ قوم مٹ جانے کو ہے

۷۷۔ زندگی ہر قوم کی اس پار یا اُس پار ہے
آخری جنگِ بقا ہے جیت ہے یا ہار ہے

۷۷۸ ہو رہی ہے چار جانب زیر پا غائب زمیں
چین اور آرام کی دنیا کہیں ملتی نہیں

۷۷۹ پارہ ہیں مفلسی کی کیا فلسطیں میں سزا
یعنی جو مہمان تھا وہ گھر کا مالک ہو گیا

۷۸۰ دیکھکر موقع یہودی ملک کے طالب ہوئے
سیم و زر کے زور سے کمزور پر غالب ہوئے

۷۸۱ دشمن جاں ہر طرف انسان ہے انسان کا
ملک گیری کیلئے جایز ہے خون ایمان کا

۷۸۲ اس جہاں میں بشتر طاقت ہے اب معیار حق
ہے بقدر زور سب کے واسطے مقدار حق

۷۸۳ زندگی مسلم کی ہے ماحول سے بالکل جدا
رہ گئے خالی ہاتھ ملنے کے سوا ہے اور کیا

۷۸۴ راز ایٹم بام طشت از بام ہوگا ایک دن
دیکھئے مسلم کا کیا انجام ہوگا ایک دن

۵۷ زرّیں مستقبل کا خواب

۷۸۵ یہ عقیدہ ہے مسلمانوں کے دل میں بالیقیں
انکا ورثہ ایک دن ہوگی دوبارہ یہ زمیں

۷۸۶ کس حقیقت کی بنا پر ہوگیا ہے یہ خیال
خود فریبی دیکھئے ہیں اب بھی دور از انفعال

۷۸۷ علم غائب زر نہیں ہے شوق تک مفقود ہے
حوصلے مردہ ہیں میدان عمل محدود ہے

۷۸۸ ایسی بدحالی پہ بھی مسلم کو شرم آتی نہیں
یہ مصیبت بھی اسے افسوس چونکاتی نہیں

۷۸۹ کور ہے چشم بصیرت ذہنیت بیمار ہے
ہوگئے احساس مردہ عام یہ آزار ہے

۷۹۰ جان آئے جس سے تن میں وہ ہنر آتا نہیں
مٹتے جاتے ہیں مسلسل یہ نظر آتا نہیں

۷۹۱ ہمت انکی پست ہے اور حوصلوں کا ہے یہ رنگ
ابتدا اور انتہا ہے ان کی کاغذ کی پتنگ

۹۲۔ یہ عقیدہ جن کا ہو ہم میں نہیں کوئی کمی!
آدمی ایسے ترقی کر نہیں سکتے کبھی!

۹۳۔ صنعتی تعلیم میں سب جا رہے ہیں تیز تیز
ایسی بدعت اور حرکت سے ہے مسلم کو گریز

۹۴۔ کاہلی سے ہوگئی ہے ذہنیت اسکی خراب
اور سب تحقیق و کاوش سے ہوئے ہیں کامیاب

۹۵۔ تربیت تعلیم کو جب لوگ امریکہ گئے
رہ گئے پیچھے مسلماں چونکہ اس قابل نہ تھے

۹۶۔ مرثیہ اقبال ماضی کا بہت کچھ یاد ہے
نشہ اوسکا ہے مسلط زندگی برباد ہے

۹۷۔ رنگ عالم دیکھتے ہیں اور اثر کچھ بھی نہیں
گفتگو ہی تمکنت سے اور ہنر کچھ بھی نہیں

۹۸۔ خانقاہوں میں جو ہوتا کارخانوں کا نظام
صنعت و حرفت میں یہ بھی آج ہوتے نیک نام

۵۰۔ فکر مستقبل کی ضرورت

۷۹۹ دیکھ مسلم گرد اپنے فکر کر انجام کی
گوش دل سے سن کہ یہ باتیں ہیں تیری کام کی

۸۰۰ چشم عبرت کھول اس دنیا میں رہ عزت کیساتھ
خود کر اپنے درد کی چارہ گری غیرت کیساتھ

۸۰۱ ہاتھ رکھکر ہاتھ پر یوں بیٹھنا شایاں نہیں
فکر مستقبل نہو جس شخص میں انساں نہیں

۸۰۲ کھو دیئے بیکار رہکر تو نے سب اپنے ہنر
علم و فن ہیں تیرے پلہ میں نہ باقی سیم و زر

۸۰۳ وجہ تیری بے بسی کی ہے یہ تیری مفلسی
کر تو خود اصلاح کب تک ہوگی ایسی زندگی

۸۰۴ زندہ رہنا ہے تو اُٹھ فوراً کمر بستہ ہو آج
تیری حالت ورنہ ہو جائیگی آگے لاعلاج

۸۰۵ جا رہی ہے روز دنیا آگے آگے تیز تیز
تو ہے پس ماندہ تجھے ہے پیش قدمی سے گریز

۸۰۶ ایک ہیں سب کے لئے یہ آسماں اور یہ زمیں
اپنی دنیا تو جدا رہکر بنا سکتا نہیں

۸۰۷ کوئی دنیا میں نہیں تیرا مددگار و نصیر
وائے ایسی زندگی پر تو رہے ہوکر حقیر

۸۰۸ عزت و رفعت نہیں دنیا میں کاہل کیلئے
دولت علم و ہنر نااہل جاہل کے لئے

۸۰۹ کارنامے قوم مسلم کے ہوئے ہیں شاندار
ہر جگہ رونق وہ عالم ہے اسکی یادگار

۸۱۰ فرض ہے تیرا کہ پھر اس نام کو زندہ کرے
یہ اگر تجھ سے نہیں ہوتا تو پھر کیوں تو رہے

۸۱۱ زمرۂ اقوام میں پیدا کر پھر اپنا وقار!
یا یہ ہستی نام پر اجداد کے کر دے نثار

۸۱۲ گرتے پڑتے شام کرنا صبح کا مشکل نہیں
نام اسکا زندگی ہو اس کے ہم قائل نہیں

۵۹ - صنعت و حرفت کی ضرورت!

۸۱۳ اے مسلماں کر خدارا اب بھی فکرِ زندگی
تری باعث ہے ترے اجداد کو شرمندگی

۸۱۴ تو نے خود بیکار کر لی اپنے حق میں یہ زمیں
عالموں کی دیں فروشی سے ہوا برباد دیں

۸۱۵ کسبِ روزی کیلئے میداں ترا محدود ہے
زندگی کی ہر خوشی تیرے لئے مفقود ہے

۸۱۶ تیری ہستی صفحۂ عالم پہ لائی ہے یہ رنگ
تجھ سے دنیا تنگ ہے تیرے لئے دنیا ہے تنگ

۸۱۷ اک وبائے سخت ہے حق میں تری یہ مفلسی
سب سے اول ہے ضروری فکر اسکے رفع کی

۸۱۸ یہ بلا زنجیر پا ہے کچھ بھی کرتے جائے تو!
سانس تک دشوار ہے ایسی ہے یہ طوق گلو

۸۱۹ یہ زمانہ لے رہا ہے کاہلی کا انتقام
بے تردد اور محنت تو نہ ہو گا شاد کام

۲۲۰ء ہو گا کب تک بیٹھ کر دریا کی موجوں کا شمار
چاہیئے لیجائے تو بھی کشتی اس طوفاں کے پار

۲۲۱ء ہر تلاطم میں بھی ہو اک عافیت کا راستا
جو خدا سب کا ہو تیرا بھی وہی ہے ناخدا

۲۲۲ء سب سے پہلے ٹکنیکل تعلیم کا کر انتظام
تندرستوں کیلئے خیرات ہو جائے حرام

۲۲۳ء مقتضائے وقت ہو انہماک صنعتی
گوشہ گوشہ میں نظر آئیں مشاغل حرفتی

۲۲۴ء کارخانوں میں کہیں کاغذ بنے شیشہ گلے
دوسری جانب کہیں فولاد کا ساماں ڈھلے

۲۲۵ء درس گاہیں صنعتی ہوں سب رہیں مصروف کار
دیکھیں پھر کیسے نہیں ہوتا زمانہ سازگار

۲۲۶ء ان طریقوں سے مسلمانوں کی ہو گی بہتری
دوسری قوموں کی وہ بھی کر سکیں گے ہمسری

۶۰- جنّت اور دنیا کے مختلف مشاغل!

۸۲۷ آفرینش جنت و دنیا کی ہے خالق کا کام
زندگی کا مختلف دونوں جگہ ہے انتظام

۸۲۸ رکھی ہے دنیا میں رب نے علم و فن کی زندگی
ہوگی جنت میں فقط آرام تن کی زندگی

۸۲۹ باغ جنت میں معیشت کا نہ ہوگا کوئی ذکر
اس جہاں میں رات دن پیچھے لگی ہے اسکی فکر

۸۳۰ یہ نہیں معلوم کیا جنت میں ہوگا سب کو کام
علم و فن کی خوبیوں کیواسطے ہے یہ مقام

۸۳۱ باغ جنت کیلئے یہ جدت و جودت نہیں
رب نے انکے واسطے مخصوص کی ہے یہ زمیں

۸۳۲ کام میں انساں اگر لائے نہ علم و فن یہاں
یہ دماغی خوبیاں جوہر دکھائیں گی کہاں

۸۳۳ فطرتاً ہے عقل انساں میں غضب کی نوعیت
اسکے ہر پہلو سے اس دنیا میں ہے موزونیت

ا۔ سورہ والتین پارہ ۳۰ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم

۲۳۴ء یہ جہاں بالکل ملایک کیلئے بے جوڑ تھا
ربّ نے اوسکو واسطے انسان کو پیدا کیا

۲۳۵ء اس جہاں میں رہ کے جب ہو بے تعلق اوس سے صاف
زندگی انساں کی ہر منشائے خالق کے خلاف

۲۳۶ء اس زمانے میں ترقی کے طریقے ہیں نئے
سب پرانے قاعدے یک لخت خارج ہو گئے

۲۳۷ء اس تغیر پر عجب دیکھا گیا مسلم کا حال
چھوڑ بیٹھا وہ پرانے اور نئے دونوں خیال

۲۳۸ء صفحۂ عالم پہ اس کی زندگی ہے بے عمل
زمرۂ اقوام میں ہستی ہے اُس کی مبتذل

۲۳۹ء کیا مشاغل ہیں مسلماں کی ترقی کے لئے
کیا یہاں وہ کر رہا ہے اپنی ہستی کے لئے

۲۴۰ء جب خدا کی نعمتوں سے وہ نہیں ہے مستفید
کیوں نہ ہو وہ کچھ نہ کر کے اس جہاں میں ناامید

۶۱- حیاتِ بے مقصد

۵۴۱ ہستی انساں میں لازم خاص مقصد ہو کوئی
کشتی بے بادباں ہے ورنہ اسکی زندگی

۵۴۲ چاہئے ہر کام اس مطمح کے ہو زیر اثر
منزل مقصود ہو ہر گام میں پیش نظر

۵۴۳ خاص مقصد سے رہے خالی اگر دور حیات
ایسے انساں کیلئے بے سود ہے یہ کائنات

۵۴۴ بے تردد اور محنت شکل آسائش نہیں
گم شدہ لوگوں کی اس دنیا میں گنجائش نہیں

۵۴۵ چاہئے انسان میں شوقِ حصولِ علم و فن
دل میں ہو ہر وقت زندہ جذبہ حب وطن

۵۴۶ ساتھ ہو اقوام عالم کا روا داری کیساتھ
وہ روش زیبا نہیں جو ہو دل آزاری کیساتھ

۵۴۷ بزم عالم میں نہ رکھے قوم جب اپنا وقار
یہ سمجھ لو ذہنیت تنگ ہو گئی ہے اسکی خوار

۵۴۸ ہوگئیں کل خوبیاں مسلم کی نذر مفلسی
اوج پاکر قوم یہ قعر مذلت میں گری

۵۴۹ دیکھتی ہے اسکا منہ حیران ہو کر یہ زمیں
صنعت و حرفت تجارت کی کوئی خوبی نہیں

۵۵۰ صفحہ عالم تشنج میں ہے اکثر بے سبب
مسئلے ہوتے ہیں پیدا قوم مسلم کے سبب

۵۵۱ ہیں بڑے دعوے زباں سے اور لیاقت کچھ نہیں
بنتے ہیں اکثر سیاست داں فراست کچھ نہیں

۵۵۲ چند ایسے ہیں بظاہر ہے بہت جوش و خروش
ہوتے ہیں وقت عمل ایمان و آزادی فروش

۵۵۳ ہے ضروری زندگانی میں سلیقہ اور تمیز
علم و فن سے ہر جگہ انسان ہے ہر دل عزیز

۵۵۴ اس جہاں میں بے ہنر اقوام ہیں بار زمیں
بلکہ ایسے آدمی حیواں ہیں انساں نہیں

۶۲- علما اور واعظین سے خطاب

۵۵ه اس جہاں کی آفرینش میں ہزاروں ہیں کمال
اون کے باعث آدمی کی بہتری ہو یا زوال

۵۶ه بعد مردن پرسشِ اعمال ہوگی جب وہاں
علم اسما کے سبق[1] کا بھی ہو شاید امتحاں

۵۷ه عقل دی اللہ نے اور کی بصارت بھی عطا
اس زمیں پر صنایع میں ہر اک نے کیا کیا

۵۸ه لازمی ہو وعظ میں اے واعظو اتنا خیال
شاید اس دن ہوگا اُس[2] دنیا کی نسبت بھی سوال

۵۹ه دل میں جب ہو عزم کوئی راہ آتی ہے نکل
طے ہوئے پرواز سے دریا سمندر اور جبل

۶۰ه بادباں کے زور سے چلتی تھیں چوبی کشتیاں
آج فولادی ہیں روغن سے ہوائیں ہیں رواں

۶۱ه مغربی نے یہ ہنر پیدا کیا آواز میں
گفتگو باہم سفینے کرتے ہیں پرواز میں

۱- سورہ بقر رکوع ۳۶) وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

۲- سورۃ تکاثر پارہ ۳۰) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

۸۶۲ قوت ایتھر سے بے ملاح کشتی ہے رواں

ریڈیو رکھتا ہے اپنے ہاتھ میں اُسکی عناں

۸۶۳ کوئی صوری معنوی خوبی نہ جب لوگوں میں ہو

یہ زمیں آخر سنبھالے کیسے ایسی قوم کو

۸۶۴ واعظو مسلم جدا دنیا سے رہ سکتا نہیں

اسطرح کیا حال ہوگا کوئی کہہ سکتا نہیں

۸۶۵ لاجرم اُس کو بھی چلنا ہوگا اس دنیا کیساتھ

جائیگی یہ کشتی عمر رواں دریا کے ساتھ

۸۶۶ عقل آئے گی خرابی حد سے جب بڑھ جائیگی

ایک دن شاید ستم کیساتھ دانش آئے گی

۸۶۷ بے ہنر بے زر کا قائم ہو نہیں سکتا وقار

اُسکو بھی راہ عمل کرنا پڑے گی اختیار

۸۶۸ ضد خلاف مقصد تخلیق چل سکتی نہیں

دیر ہو جائے مگر یہ بات ٹل سکتی نہیں

۶۳ - حیاتِ طیبہ

۸۶۹ واعظو کیا یہ حیاتِ طیبہ کی شان ہے
جس کے نسبت نحل سورہ[1] میں کھلا فرمان ہے

۸۷۰ انبیا سورہ[2] کے آخر میں ہے مکتوب زبور
یہ زمیں ورثہ بنے گی نیک بندوں کی ضرور

۸۷۱ بندہ صالح کو دنیا میں بھی ہے حاصل فروغ
ہر خرابی کا سبب ہے کاہلی مکر و دروغ

۸۷۲ زندگی میں ہے مسلمانوں کی اے واعظ فتور
ورنہ ہوتا حکم رب العالمیں پورا ضرور

۸۷۳ ارتقا کے واسطے مسلم بھی آئے تھے یہاں
کچھ نہ کر کے آج پس ماندہ پڑے ہیں وہ کہاں

۸۷۴ خوار ہیں پھر بھی انھیں احساس پستی کا نہیں!
رنج و غم کچھ دل میں اپنی تنگدستی کا نہیں

۸۷۵ کیا بتائیں کیوں نہیں افلاس کا احساس ہے
سچ تو یہ ہے انمیں اب احساس کا افلاس ہے

---

[1] سورہ نحل رکوع ۱۳۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حیاۃً طیبۃ

[2] سورہ انبیا، آخر رکوع ۶۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحین

۸۷۶ ایک عذر لنگ یہ ہوتا ہے ہم محکوم ہیں
ہیں جہاں حاکم وہاں بھی خوبیاں معدوم ہیں

۸۷۷ اور بھی قومیں ہیں ایسی جو نہیں ہیں حکمراں
علم و فن کے زور سے دنیا میں ہیں وہ شادماں

۸۷۸ ہے یہودی بے وطن کے پاس دولت کی کلید
طاقتیں مغرب کی اس کی ہوگئی ہیں زر خرید

۸۷۹ ہر عرب کی سلطنت اسکے سبب چکر میں ہے
خود عرب بکتے ہیں جا کر ایسی طاقت زر میں ہے

۸۸۰ واقعات زندگی دنیا میں بے مقصد نہیں
ہر طرح اصلاح کرتا ہے وہ رب العالمیں

۸۸۱ زندگی کی ہر مصیبت ہے حقیقت میں علاج
ہوشمند اس سے بدلتے ہیں روش رسم و رواج

۸۸۲ مختلف اشکال میں تنبیہ آتی ہے ہمیں
چاہیئے ہشیار ہو کر درس عبرت اُس سے لیں

۶۴ - اتمام حجت

۸۸۳ اس زمیں کے بعد جب تخلیق آدم کی ہوئی
بحث آئی پیش رب تسبیح[1] اور تقدیس کی

۸۸۴ علم اسما[2] کا سبق خالق نے آدم کو دیا
امتحاں اسکے مقابل پھر ملایک کا لیا

۸۸۵ گو فرشتوں نے بہت اپنی فضیلت پیش کی
علم موجودات کو تسبیح پر سبقت ملی

۸۸۶ تھا ملایک کو بہت تسبیح پر اپنی غرور
ایک بھی انکی چلی لیکن نہ خالق کے حضور

۸۸۷ علم موجودات کو یہ مرتبہ رب نے دیا
حکم سے اس کے ملایک نے اسے سجدہ کیا

۸۸۸ وقت سجدہ حضرت آدم میں تھیں کیا خوبیاں
کچھ نہ تھے اوصاف روحانی بیاں ہوں جو یہاں

۸۸۹ علم اسماء کے سوا کیا اور ان کے پاس تھا!
یہ نہ تھا معلوم کیا مفہوم ہے تسبیح کا

---

[1] سورہ بقر رکوع ۴ = وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
[2] " " = وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

۵۹۰ دیکھئے تسبیح والوں کو یہ فرمان خدا
سجدہ آدم کو کریں ہیں خدا یہ کیوں ہوا

۵۹۱ علم دنیا کا ہوا یہ مرتبہ اور یہ وقار
اس زمیں کی شان میں تھا نکتۂ پروردگار

۵۹۲ خالق برحق نے خود یہ علم آدم کو دیا
بعد اسکے دی فرشتوں کو تکبر کی سزا

۵۹۳ ہے یہ بندوں کیلئے فرمان رب العالمین
اس زمین و آسماں کو مت سمجھنا لٰعبین[1]

۵۹۴ ہے اسی دنیا[2] میں سب کچھ راست ہو جنکا چلن
للذین احسنو فی ہذاہ الدنیا حسن

۵۹۵ اس زمیں[3] میں ہے بڑی وسعت بڑائی الکتاب
اور یوفی الصابرون اجرہم ہو بے حساب

۵۹۶ لیس[4] لی الانسان الا ماسعی قانون ہے
کسب روزی باریاضت مسلک مسنون ہے

---

[1] سورہ دخاں رکوع ۲ وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لٰعبین
[2] سورہ زمر رکوع ۲ للذین احسنو فی ھذاہ الدنیا حسنہ
[3] ״ ״ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب
[4] سورہ نجم رکوع ۲ لیس لی الانسان الا ماسعی

۶۵ - اختتام کلام

۸۹۷ اے مسلماں آنکھ اٹھا کر دیکھ دنیا کا یہ رنگ
مردہ ہے انساں نہ ہو جب دل میں پاس نام و ننگ

۸۹۸ زندگی کیتنک رہیگی یوں خس و خاشاک میں
اس سے بہتر ہے کہ تیرا آج گھر ہو خاک میں!

۸۹۹ یاد ہیں دنیا کو تیرے کارنامے شاندار
ہیں تیری تاریخ کے صفحات فخر روزگار

۹۰۰ پست یہ حالت تری ہرگز تجھے شایاں نہیں
جس کو فکر اپنی نہ ہو دنیا میں وہ انساں نہیں

۹۰۱ چند روزہ زندگی ہے نیک نامی کے لئے
یہ زباں سب کو ملی ہے خوش کلامی کے لئے

۹۰۲ نیک باتوں میں رہے تیرا سر تسلیم خم
ایسے ہوں اخلاق جن کی کھائے یہ دنیا قسم

۹۰۳ راست گوئی راست بازی راستی کر اختیار
امر حق میں حق بیانی ہو ترا دائم شعار

۹۰۴ قابل عزت ہیں ہمسائے[۱] بلا تفریق دیں !
احترام ان سب کا ہے فرمان رب العالمیں

۹۰۵ حکم لا اکراہ[۲] فی الدیں کا رہے ہر دم خیال
ہو رواداری مذاہب کی طریق ذوالجلال

۹۰۶ منع ہے قرآں[۳] سے توہین غیر ادیان کی
مائدہ سورہ میں یہ تاکید ہے فرقان کی

۹۰۷ کجروی اقوام[۴] سے ممنوع ہے اسلام میں
صاف ہو یہ حکم قرآں سورہ انعام میں

۹۰۸ زندگی ایسی ہو جو قرآں کا فرمان ہے
یہ سمجھ لے پھر جزا احسان[۵] کی احسان ہے

۹۰۹ رب کی خوشنودی ہو تقوے[۶] اور یہ انصاف میں
چاہئے اخلاق میں یہ خوبیاں قائم رہیں

۹۱۰ عزم استقلال کے آگے نہیں ہیں مشکلات
کر دوبارہ شان سے دنیا میں تعمیر حیات

---

۱ سورۃ النساء رکوع پارہ ۵) وَالْجَارِ الْجُنُبِ
۲ .... پارہ تلک الرسل بعد آیۃ الکرسی
۳ پارہ لایحب اللہ ۶ کا آخر رکوع۔ وَلَا تَسُبُّوا الذین یدعون من دون اللہ
۴ " رکوع ۲۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلو
۵ سورہ رحمٰن رکوع ۲۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۔
۶ سورہ مائدہ رکوع ۱ پارہ ۶۔ اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی